سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

جمعرات، 3۔ ستمبر 2015
(یوم الخمیس، 18۔ ذیقعد 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16: شمارہ 7

487

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 3۔ ستمبر 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

سالانہ رپورٹوں پر عام بحث

1۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سال 12-2011 کی سالانہ رپورٹ پر عام بحث

ایک وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سال 12-2011 کی سالانہ رپورٹ پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سال 13-2012 کی سالانہ رپورٹوں پر عام بحث

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سال 13-2012 کی سالانہ رپورٹوں پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

489

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

جمعرات،3۔ستمبر2015

(یوم الخمیس،18۔ذیقعد1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر30منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ
اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾
الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾
وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ
حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾

سورۃ الحِجر آیات 92 تا 99

تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان سے ضرور پرسش کریں گے (92) ان کاموں کی جو وہ کرتے رہے (93) پس جو حکم تم کو (اللہ کی طرف سے) ملا ہے وہ (لوگوں کو) سنادو اور مشرکوں کا (ذرا) خیال نہ کرو (94) ہم تمہیں ان لوگوں (کے شر) سے بچانے کے لئے جو تم سے استہزاء کرتے ہیں کافی ہیں (95) جو اللہ کے ساتھ معبود قرار دیتے ہیں سو عنقریب ان کو (ان باتوں کا انجام) معلوم ہو جائے گا (96) اور ہم جانتے ہیں کہ ان باتوں سے تمہارا دل تنگ ہوتا ہے (97) تو تم اپنے پروردگار کی تسبیح کہتے اور (اس کی) خوبیاں بیان کرتے رہو اور سجدہ کرنے والوں میں داخل رہو (98) اور اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت (کا وقت) آجائے (99)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یا مصطفٰے خیرالورٰی تیرے جیہا کوئی نئیں
کنوں کہواں تیرے جیہا، تیرے جیہا کوئی نئیں
گودی ءِچ بہہ کے سرکار نوں سوہنے مٹھن منٹھار نوں
آکھے حلیمہ سعدیہ تیرے جیہا کوئی نئیں
تیرے جیہا سوہنا نبی لبھاں تے تاں جے ہووے کوئی
مینوں تے ہے ایناں پتا تیرے جیہا کوئی نئیں
اقصیٰ دے وچ آقا میرے پڑھ کے نماز پچھے تیرے
نبیاں نے وی ایہو کیہا تیرے جیہا کوئی نئیں

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 1959 مہر خالد محمود سرگانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1176 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔ان کا accident ہوا تھا اور ہسپتال میں admit ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔سوال نمبر بولیں۔

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرا سوال نمبر 1195 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: سڑکوں کی تعمیر ومرمت و دیگر تفصیلات

*1195: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے شیخوپورہ کا سال 12-2011 تا 13-2012 کا بجٹ سال وار کتنا تھا، تفصیل مدوار فراہم کریں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ٹی ایم اے شیخوپورہ نے سڑکوں کی تعمیر پر خرچ کی؟

(ج) جن سڑکوں کی تعمیر کی گئی ان کے نام و تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(د) کتنی سڑکیں مقررہ مدت میں مکمل ہوئیں اور کتنی مقررہ مدت میں مکمل نہ ہوئیں؟

(ہ) جن سڑکات پر ابھی تک کام جاری ہے، وہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ٹی ایم اے شیخوپورہ کا بجٹ برائے سال 12-2011 مبلغ۔/85,46,97,400 روپے تھا جبکہ سال 13-2012 کے لئے بجٹ۔/73,21,20,110 روپے تھا۔ ہر دو سال ہائے کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے شیخوپورہ نے سال برائے 12-2011 کے لئے سڑکوں کی تعمیر کی مد میں کوئی رقم خرچ کی تھی اور نہ ہی کوئی رقم مختص کی تھی تاہم سال 13-2012 کے لئے مبلغ 15.576 ملین روپے مختص کئے تھے جن میں سے مبلغ 12.322 ملین روپے خرچ ہوئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ وزیراعلیٰ سپیشل initiative پروگرام برائے میونسپل سروسز کے لئے سی سی بی فنڈ سے مبلغ 4.785 ملین روپے مختص کئے گئے تھے اور جس میں سے مبلغ 4.207 ملین روپے خرچ ہوئے تھے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹی ایم اے شیخوپورہ کے زیرِاہتمام جن سڑکوں کی تعمیر کی گئی ان منصوبوں کی تفصیل اور مدت تکمیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لف شُدہ تفصیل کے مطابق تمام منصوبہ جات مقررہ مدت میں مکمل ہوئے۔

(ہ) تمام سڑکات مکمل ہو چکی ہیں کسی بھی سڑک کے منصوبہ پر کام جاری نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں مگر میں ایک جز کے متعلق سوال کرنا نہیں چاہوں گا بلکہ آپ کے notice میں لانا چاہوں گا کہ جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ سڑکوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے لیکن ان میں ایک سڑک کی مرمت کی گئی ہے وہ سڑک رنی کا مینارہ غازی پھاٹک بنی ضرور ہے لیکن تھوڑا سا portion بنا ہے باقی بالکل ہی نہیں بنایا گیا۔ اس کے پیسے کدھر گئے یا کیا بنا اس کا کوئی پتا نہیں؟ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ اس کو check کر کے اس ایوان میں دوبارہ بتایا جائے۔ باقی کے جواب سے میں مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھٹی صاحب! جس سڑک کی یہ بات کر رہے ہیں اس کے حوالے سے آپ کے پاس جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں اس کو check کر لیتا ہوں کیونکہ میرے پاس جو جواب ہے اس کے مطابق یہ پرانے منصوبے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کو check کرواکر جناب فیضان خالد ورک کو بتا دیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1196 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: فائر بریگیڈ کے پاس گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1196: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کس کس ماڈل کی ہیں، ان میں سے کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس آگ بجھانے کے لئے کون کون سے آلات اور مشینری ہے، یہ کب خریدی گئی تھی، اس میں کتنی چالو حالت میں ہے اور کتنی خراب ہے؟

(ج) کیا فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس 60 فٹ اونچائی سے لے کر 100 فٹ اونچائی تک سیڑھیوں والی کتنی گاڑیاں ہیں، اگر نہیں تو ناگہانی اور ہنگامی حالات پر قابو پانے کے لئے یہ سیڑھیاں کب تک مہیا کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس آگ بجھانے والی گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1) ہینو SAJ–1008 ماڈل 2002 چالو حالت میں ہے۔(تحفہ ازاں گورنر پنجاب)

2) ہینو SAJ–1007 ماڈل 2007 چالو حالت میں ہے۔

3) ہینو SAE-6048 ماڈل 1992 مرمت طلب ہے۔
4) ہینو SAD-4712 ماڈل 1990 واٹر باؤزر (مرمت طلب)
5) بیڈ فورڈ SAC-451 ماڈل 1985 واٹر باؤزر (مرمت طلب)
6) ہینو SAJ-1009 ماڈل 2002 (بحکم ڈی سی او صاحب ٹی ایم اے مریدکے کے حوالے کر دی گئی ہے)۔

(ب) فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس آگ بجھانے کے لئے درج ذیل آلات اور مشینری ہے:

1۔ فائر فائٹنگ گاڑیاں۔
2۔ اے کلاس اور بی کلاس آگ کو بجھانے والی 10 نوذلز ہیں
(نوذل ایک ایسا آلہ ہے جس سے پانی کو آگ پر دُور سے پھینکا جاتا ہے)
3۔ گم بوٹ 2 درجن
4۔ فائر مین ایکس (کلہاڑا) ایک درجن
5۔ فائر فائٹنگ پائپ 600 فٹ
6۔ فوم کمپاؤنڈ 500 گیلن (یہ ایک ایسا کیمیکل ہے جس سے پٹرول وتیل وغیرہ لیکوئڈ فائر کو کنٹرول کیا جاتا ہے)
7۔ بریتھنگ آپریٹس 2 عدد

(ج) فائر بریگیڈ شیخوپورہ کے پاس 60 فٹ سے 100 فٹ اونچائی تک کوئی سیڑھیوں والی گاڑی موجود نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 1282 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1578 جناب ظہیر الدین خان علیزئی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1630 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یوسی۔ 37 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

*1630: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔144 یو سی۔37لاہور کے مختلف علاقوں مثلاً محمود پارک گلی نمبر35ڈی شاب پورہ، نورانی محلہ، حسین پارک، سلطان محمود کی روڈز ناکارہ ہو چکی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑکوں کی تعمیر ومرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) ترقیاتی سکیموں کی تجاویز منتخب عوامی نمائندگان کرتے ہیں جونہی ان کی جانب سے سکیم کی تجاویز موصول ہوں گی فوراً تعمیر کر دی جائے گی۔واہگہ ٹاؤن کی جانب سے سڑکات کے پیچ ورک کا شیڈول تیار کر دیا گیا ہے جس میں سلطان محمود روڈ کا پیچ ورک کرنا بھی شامل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں یہ اعتراف کیا ہے کہ سلطان محمود روڈ بالکل ناکارہ ہو چکی ہوئی ہے۔ میں اس کے بارے میں آپ کو بتانا چاہوں گی کہ یہ بہت اہم سڑک ہے جس کے دونوں اطراف بہت گنجان آبادی ہے اور چوبیس گھنٹے اس سڑک پر ٹریفک رہتی ہے۔ اس سڑک کے ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے اکثر یہاں پر حادثات ہوتے رہتے ہیں جس سے مالی و جانی نقصان ہوتا ہے اور علاقے کے لوگ بے حد پریشان ہیں۔ انہوں نے اعتراف بھی کیا ہے کہ یہ سڑک خراب ہے جو گزشتہ کئی سالوں سے خراب ہے۔ مختلف سڑکیں بنانے کے لئے تجاویز منتخب عوامی نمائندگان کرتے ہیں تو مجھے بتایا جائے کہ اس سڑک پر کیوں توجہ نہیں دی جارہی اور اس کے لئے کیوں تجویز نہیں دی جارہی جبکہ یہ گیارہ بارہ سال پرانی سڑک ہے مجھے بتایا جائے کہ اس پر کب توجہ دی جائے گی اور کب یہ سڑک بنے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سڑک پر پیچ ورک کا کام اسی مہینے کر دیا گیا ہے۔ پیچ ورک کی ضرورت تھی جبکہ نئے سرے سے بنانے کی ضرورت نہیں تھی جو کہ مکمل کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کب مکمل کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اسی مہینے میں کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! دو دن پہلے کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا کام ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! دو دن پہلے ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سڑک کی حالت ایسی نہیں ہے کہ پیچ ورک ہو سکے۔ چونکہ میں خود وہاں رہتی ہوں اور میرا کئی دفعہ وہاں سے آنا جانا ہوتا ہے۔ شاید دو دن پہلے سوال آنے کی وجہ سے پیچ ورک کیا گیا ہے مگر وہ کافی نہیں ہے۔ انہوں نے جواب میں بھی اعتراف کیا ہے کہ وہ سڑک ناکارہ ہو چکی ہے اور ناکارہ سڑک کبھی بھی پیچ ورک سے ٹھیک نہیں ہوتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، آپ کو مبارک ہو کچھ کام تو ہوا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو دوبارہ دیکھیں اور جتنا ہو سکے بہتر کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور کی بنی ہوئی اربوں روپے کی سڑکیں غریب عوام کے پیسے سے اکھاڑ کر دوبارہ بنائی جا رہی ہیں۔ جو سڑکیں اندرون علاقوں کی ٹوٹی پھوٹی ہیں مثال کے طور پر میرے سے بدلا اس وجہ سے لیا جا رہا ہے کیونکہ میں پی ٹی آئی کے ووٹ لے کر آیا ہوں۔ آپ میرے گھر کے پاس آ کر دیکھ لیں۔ چونکہ آپ نے ایک کلو میٹر دُور اپنی گاڑی کھڑی کرنی ہے تب آپ نے گھروں میں آنا ہے اور یہ پچھلے ڈیڑھ سال سے ہے۔ یہ اس حکومت کی صورتحال ہے۔ جہاں پر ان کو پیسے نظر آتے ہیں وہاں پر underpasses گزار دیئے جاتے ہیں۔ سروسز ہسپتال اور کارڈیالوجی ہسپتال میں لوگ مر رہے ہیں لیکن 200 بیڈ کی ایمرجنسی نہیں بن سکی۔ 50۔ارب روپے کا پراجیکٹ بن رہا ہے، 72 کروڑ روپے سے 72 دن میں چونگی امر سدھو کا پُل بن گیا ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! کیا یہ ضمنی سوال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ آپ کا ضمنی سوال تو نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! راناصاحب کی بات بھی سن لیں۔
جناب قائم مقام سپیکر: راناصاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! آپ کا یہ ضمنی سوال تو نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!
پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میاں محمد اسلم اقبال نے فنڈز کے حوالے سے بات کی ہے تو لاہور شہر ہو یا پورا پنجاب ہو ہم نے کبھی بھی حکومت یا اپوزیشن کو اس طرح سے تقسیم نہیں کیا کہ جہاں پر اپوزیشن کے نمائندگان ہیں وہاں فنڈز نہ دیئے جائیں۔
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹ جھوٹ" کی نعرے بازی)
جناب قائم مقام سپیکر: آپ سب ممبران بات سنیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہاں پر ہمارے جتنے ممبران ہیں جن کو اچھرہ اور سمن آباد کے علاقے سے گزرنے کا اتفاق خواہ پانچ سال پہلے ہوا ہو یا اب ہوا ہو، سب جانتے ہیں کہ LOS سے لے کر ملتان روڈ کو ملانے کے لئے خادمِ اعلیٰ پنجاب نے کروڑوں روپے کی لاگت سے بہترین سڑک بنائی ہے جہاں پر گھنٹوں ٹریفک جام رہا کرتی تھی۔ وہ سڑک میاں محمد اسلم اقبال کے حلقے سے ہی گزرتی ہے جہاں پر کروڑوں روپے کے فنڈز لگائے گئے ہیں۔ وہ سڑک میاں محمد شہباز شریف کے ماڈل ٹاؤن یا رائیونڈ سے نہیں گزرتی بلکہ میاں محمد اسلم اقبال کے علاقے سے گزرتی ہے۔ اس سڑک کے بننے سے پہلے جو لوگ فیروزپور روڈ سے گلشن راوی جانے کے لئے چوبرجی یا علامہ اقبال ٹاؤن روڈ کو use کرتے تھے اب وہ الحمدللہ بہترین سڑک ہے اور لوگ مال روڈ سے جیل روڈ اور پھر LOS سے سیدھا لاہور سے بآسانی باہر نکل جاتے ہیں۔
میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں point of explanation پر تھوڑی بات کروں گا۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!
میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس سڑک کی opening میں نے کی تھی جس کی لاگت 2005-06 کے اندر 57 کروڑ روپے تھی۔ اب 475۔ارب روپے میں یہ سڑک بنی ہے جس کو دو سال بنانے میں لگے ہیں۔ ہم نے یہ پراجیکٹ 2005 میں 57 کروڑ روپے سے شروع کیا تھا جبکہ یہ ان کی good governance ہے کہ اس پر 475۔ارب روپے لگا دیئے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اگر 2005 میں انہوں نے شروع کیا تھا تو پھر مکمل کیوں نہیں کیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرے علاقے میں جو صورتحال اس وقت اُس کی ملحقہ گلیوں اور سڑکوں کی ہے آپ دیکھ کر پریشان ہو جائیں گے کہ لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں اور یہ فخر کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! 5۔ارب روپیہ انہوں نے جیب میں ڈالا ہے۔ 57 کروڑ روپے والی سڑک 475۔ارب روپے میں بنادی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تقریر نہ کریں۔ آپ نے تقریر نہیں کرنی اور وقفہ سوالات میں ایسی کوئی بات نہیں ہو گی۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان! میں اگلا سوال بول چکا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! 2005 میں یہ منصوبہ شروع ہوا تھا تو کس نے روکا تھا کہ مکمل نہ کریں؟

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس پر ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ last ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ ترقیاتی سکیموں کی تجاویز منتخب عوامی نمائندگان کرتے ہیں۔ میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ لوکل باڈیز کے منتخب نمائندگان نہیں ہیں تو کون سے عوامی نمائندے ان سکیموں کی تجاویز دیتے ہیں اور کیا ایسا کوئی قانون یا ایکٹ موجود ہے جس کے تحت عوامی نمائندے ان منصوبوں کی تجاویز ٹی ایم ایز یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دیتے ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کسی قانون کا حوالہ دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!چونکہ لوکل گورنمنٹ موجود نہیں ہے تو اس کی غیر موجودگی میں حکومتِ پنجاب نے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں جس میں متعلقہ ممبران کی نمائندگی ہوتی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!اس کی تحقیق کرنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان!ایک منٹ ان کی بات سنیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کمیٹی کو head کون کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!وہاں پر مقامی ایم پی اے head کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا DCOs head کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): نہیں۔ کوئی بھی ایم پی اے اس کو head کرتا ہے بلکہ باری باری ایم پی اے صاحبان اس کمیٹی کو head کرتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!جواب میں عوامی نمائندے کی بات کی گئی ہے۔ اس میں clarification ہونی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!اس کمیٹی میں مقامی ایم پی اے صاحبان ممبران ہوتے ہیں جو اپنے ضلع کی سکیموں کی نشاندہی کرتے ہیں جو پبلک اُن کے پاس لے کر آتی ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!کیا ٹی ایم اے فنڈز کے لئے کسی ایم پی اے کو تجویز دینے کا قانونی طور پر حق حاصل ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان!میری بات سنیں۔آپ پبلک کے نمائندے ہیں اور اگر آپ کے notice میں کوئی بات آتی ہے تو آپ کا حق بنتا ہے کہ آپ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی کو نشاندہی کر سکتے ہیں اس میں ایسی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! کوئی بھی شہری کسی بھی معاملے کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ ممبران اسمبلی پاکستان کے شہری ہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کسی بھی تحصیل یا ضلع میں جا کر نشاندہی کر سکتے ہیں اور یہ آپ بھی کر سکتے ہیں اور میں بھی کر سکتا ہوں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! تجاویز کی بات کی جا رہی ہے، نشاندہی کی بات نہیں کی جا رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نشاندہی بھی کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! یہ جواب دیکھیں کہ تجاویز کی بات ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! آپ بھی اپنے متعلقہ ٹی ایم او کو تجاویز دے سکتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نشاندہی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ تجویز بھی دے سکتے ہیں اور نشاندہی بھی کر سکتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں اور اس ایوان کا کوئی نمائندہ، میں اس ایوان کا ممبر ہوں، اگر identify کرتا ہے تو آپ کو نوٹس لینا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان! میں نے آپ سے کہہ دیا ہے کہ آپ بھی identify کر سکتے ہیں اور تجویز دے سکتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ اپنا concept clear کریں۔ آپ conscience clear کرتے ہیں کہ کیا یہ حق اپوزیشن کے ایم پی اے کے پاس ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ سکیموں کی بالکل نشاندہی کر سکتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! نہیں۔ آپ اپنے conscience کے مطابق بتائیں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔ جناب محمد صدیق خان اور میاں محمد اسلم اقبال نے بتایا ہے ان کے حلقے سے 5۔ ارب روپے کی ایک سڑک گزری ہے اور وہ خود admit کر رہے ہیں تو کم از کم اس چیز کو appreciate کرنا چاہئے کہ کام تو ہوا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ اس ایک سڑک کی تعمیر میں 4۔ارب روپے مل جل کر کھا گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ بات نہ کریں۔جی، ڈاکٹر صاحبہ!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! 57 کروڑ روپے کی یہ سڑک ہمارے دور میں شروع ہوئی تھی لیکن اب 5۔ارب روپے میں اسے بنایا گیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ کی سڑک بن گئی ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ سڑک 57 کروڑ روپے میں بننی تھی اور 475۔ارب روپے یہ کھا گئے ہیں اور ایک ایک کلو میٹر ہمیں پیدل جانا پڑتا ہے اس لئے یہ باقی بھی بنا دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں، وہ note کر رہے ہیں۔اگلا سوال بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ڈاکٹر صاحبہ! اپنے سوال کا نمبر بولیں!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1665 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ٹھیکہ سے ہونے والی آمدن و دیگر تفصیلات

*1665: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کی بکر منڈی، سلاٹر ہاؤس اور لوڈنگ فیس کا ٹھیکہ سال 13-2012 کتنے میں نیلام ہوا تھا؟

(ب) بکر منڈی، سلاٹر ہاؤس اور لوڈنگ فیس کے حصول کے لئے کتنا عملہ بھرتی کیا گیا ہے، ان کی تفصیل بتائی جائے اور ان کی تنخواہوں اور دیگر مدات میں ہونے والے سال 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) بکر منڈی برائے سال 13-2012 کا ٹھیکہ مبلغ 15 کروڑ 25 لاکھ روپے اور لوڈنگ فیس برائے سال 13-2012 کا ٹھیکہ مبلغ 3 کروڑ 60 لاکھ روپے میں نیلام ہوا تھا اور جہاں تک

سلاٹر ہاؤس کا تعلق ہے beef سلاٹر ہاؤس کوٹ کمبوہ مورخہ 2012۔03۔15 اور mutton سلاٹر ہاؤس مورخہ 2012۔08۔31 کو بند کر کے سلاٹرنگ فیس کی ذمہ داری Pamco شاہ پور کا نجراں کو تفویض کر دی گئی۔

(ب) بکر منڈی اوور لوڈنگ فیس کی وصولی کے لئے سابقہ میونسپل کارپوریشن کے بھرتی شدہ 35 ملازمین ابھی تک اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں۔ نئی تقرری نہ کی گئی ہے۔ ان ملازمین کو سالانہ تنخواہ 80 لاکھ روپے ادا کی گئی جو ٹھیکیداران نے ادا کی۔ اس کے علاوہ ان ملازمین کو سلاٹر ہاؤس pamco کے معرض وجود میں آنے کی وجہ سے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ایڈجسٹمنٹ کے لئے مورخہ 2013۔03۔01 کو بھیج دیا گیا ہے۔ ان ملازمین کی ایڈجسٹمنٹ کا معاملہ ابھی تک سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں زیر التواء ہے تاہم تمام ملازمین ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن میں تعینات ہیں اور ٹاؤن سے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پہلے اس کو clear کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان صاحب! وقفہ سوالات کے بعد اس پر بات کریں گے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: باؤ اختر علی! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا ہے کہ بیف اور مٹن سلاٹر ہاؤسز کو بند کر دیا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سلاٹر ہاؤس کیوں بند کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پہلے سلاٹر ہاؤسز شہر کے اندر تھے اور ارد گرد بہت زیادہ آبادی ہو چکی تھی جس کے بعد یہ معاملہ اسمبلی میں آیا تو پچھلی حکومت نے commitment کی تھی کہ سلاٹر ہاؤس کو باہر بھیجنے کا وعدہ پورا کیا جائے گا تو اسے شہری آبادی سے باہر شفٹ کیا گیا ہے۔ ابھی شاہ پور کا نجراں میں جہاں پر بکر منڈی کو شفٹ کیا گیا ہے تو وہاں پر ایک جدید سلاٹرنگ پلانٹ لگایا ہے جو کہ کام کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شہر سے باہر اسے شفٹ کیا گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شاہ پور کانجراں میں جو سلاٹر ہاؤس شفٹ کیا گیا ہے، شہر لاہور جو 50 کلو میٹر کے علاقے میں پھیلا ہوا ہے تو اس میں اس قدر لوگ پریشان ہیں کہ ملتان روڈ کے ایک طرف شہر سے باہر یہ سلاٹر ہاؤس چلا گیا ہے جس کی وجہ سے شہر کے دوسرے علاقوں کے لوکل لوگ پریشان ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جس طرح پہلے شہر کے اندر چار کونوں پر چار مقامات جنہیں "کمیلے" کہتے تھے، وہاں سلاٹر ہاؤس کام کر رہے تھے اور مقامی قصاب اپنی ضرورت کے مطابق گوشت لیتے تھے اور وہاں سے شفٹ ہو جاتے تھے تو کیا حکومت کے پاس کوئی ایسی تجویز ہے، پورے شہر کی ڈیڑھ کروڑ کی آبادی کو صرف ایک سلاٹر ہاؤس اور اس کے بارے میں بھی ٹی وی پر جو reports چلی ہیں وہ بڑی خوفناک ہیں کہ اس کی کارکردگی انتہائی ناقص ہے اور جو کچھ بتایا گیا تھا اس کے مطابق وہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا تو کیا اس ایک سلاٹر ہاؤس کو پھیلانے یعنی دو تین مزید سلاٹر ہاؤس بنانے کا کوئی حکومت کا پروگرام ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پہلے بھی لاہور میں مختلف مقامات پر سلاٹر ہاؤس حکومت کی طرف سے نہیں تھے بلکہ ایک ہی جگہ سلاٹر ہاؤس بکر منڈی میں تھے۔ ابھی بھی جو PAMCO کا چل رہا ہے تو اس کی capacity کافی ہے اور وہاں پر مٹن اور بیف کے حوالے سے وہ full capacity پر نہیں چل رہا اور وہاں پر ابھی گنجائش بہت زیادہ ہے۔ میرے خیال میں وہ کامیابی سے چل رہا ہے اور جس طرح آپ جانتے ہیں کہ housing conditions ہیں تو پہلے جس طرح سلاٹر ہاؤس ہوتے تھے وہاں پر بیمار جانوروں کے حوالے سے بھی شکایات آتی تھیں اور صفائی کے متعلق۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! مختصراً بتا دیں کہ مزید کوئی سلاٹر ہاؤس بنانے کا آپ کا ارادہ ہے یا نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ان کی تجویز اچھی ہے اور اس حوالے سے حکومت سوچ رہی ہے کہ جنوبی لاہور میں ایک مزید سلاٹر ہاؤس بنایا جائے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! بنائے جانے والے سلاٹر ہاؤس میں ذبح کیا اسلامی اصولوں کے مطابق ہو رہی ہے کیونکہ ویڈیوز موجود ہیں کہ وہاں پر تکبیر نہیں پڑھی جا رہی اور جانوروں کو غلط طریقے سے ذبح کیا جا رہا ہے تو اس کے بارے میں کس طرح ensure کرتے ہیں کہ اسلامی اصولوں کو follow کیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس طرح کی کوئی بھی بات نہیں ہے کہ وہاں پر غیر اسلامی طریقے سے جانوروں کو ذبح کیا جا رہا ہے بلکہ وہاں پر باقاعدہ تکبیر کے ساتھ ذبح کیا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا پر جو ویڈیوز ہیں وہ مختلف ممالک کی ہیں اور وہ لاہور شہر کی یا PAMCO کی نہیں ہیں۔ سوشل میڈیا پر مختلف ممالک کی ویڈیوز ہر لحاظ سے موجود ہوتی ہیں اور شاید محترمہ نے ایسی ہی کوئی ویڈیو دیکھی ہو۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ہمارے مقامی لوگوں کی ویڈیوز ہیں۔ وہ باہر کے ممالک کی ویڈیوز کیسے ہو سکتی ہیں؟ آپ اس کو دیکھ لیں اور اس کے بعد بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ ان کو ویڈیو دیں جسے وہ دیکھیں گے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1677 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بی آر بی سروس روڈ کی تعمیر کا معاملہ

*1677: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار نوائے وقت کی خبر مورخہ 13۔07۔26 کے مطابق بر کی پل لاہور کے قریب بی آر بی سروس روڈ کافی عرصہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا سڑک کی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی لمبائی 11 کلو میٹر ہے اور اس کی تعمیر مرمت کا تخمینہ 63.727 ملین لگایا گیا ہے جو کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے رورل روڈ پروگرام (KPRRP) کے فیز۔3 میں DCC کی سفارش پر شامل کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) سے متعلق ہے کہ مذکورہ سڑک کی لمبائی 11 کلو میٹر ہے اور اس کی تعمیر ومرمت کا تخمینہ 63 ملین روپے لگایا گیا ہے جو کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے روڈ پروگرام کے فیز۔3 میں DCC کی سفارش پر شامل کر لیا جائے گا" تو میرا سوال ہے کہ کب تک شامل کر لیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس پر بطور پارلیمانی سیکرٹری میرا تو بالکل اختیار نہیں ہے کہ میں ensure کروں کہ roads کب بن جائیں گی۔ یہ DCC اور لوکل کمیٹیاں اس لئے بنائی جاتی ہیں کہ اپنے اضلاع کے فنڈز کو priority پر خرچ کریں۔ جہاں پر پہلے ضرورت ہے وہاں پر پہلے خرچ کریں اور جہاں بعد میں ضرورت ہے پھر وہاں خرچ کریں۔ DCC اور لوکل کمیٹی کو ہم نے بھی سفارش کر دی ہے اور اب یہ ان کی صوابدید ہے اور انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ اسے "خادم اعلیٰ روڈ پروگرام" کے تیسرے فیز میں شامل کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 1728 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد خان بھچر کا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1786 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی: پی پی۔45 میں لوکل گورنمنٹ کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*1786: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔45 میانوالی میں لوکل گورنمنٹ کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے اس کی وجوہات نیز یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو اور اگر ہو تو تاخیر کرنے والے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران حلقہ پی پی۔45 میں ایم پی اے package، پی ڈی پی، ایم پی اے / ایم این اے 12-2011 & 11-2010 package وزیر اعلیٰ special package 12-2011 اور ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام 13۔2012 کے 20 منصوبے جن کی مالیت مبلغ 86.544 ملین روپے تھی جو 09۔2008 سے 14۔2013 میں شروع ہوئے۔ مذکورہ منصوبہ جات کی سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ تمام منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) تمام محکموں نے آئندہ تمام منصوبوں کو بروقت مکمل کرانے کی ہدایت کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال تو کیا کروں کیونکہ اس پر تو ویسے ہی ضمنیاں لکھنے کو دل کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں کیا ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ضمنیاں لکھنے کو دل کرتا ہے کیونکہ سوال کچھ اور پوچھا گیا ہے اور میں معذرت کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ ایک تو انہوں نے ایم پی اے package بتایا ہے۔ میں نے سوال پوچھا ہے پچھلے پانچ سالوں میں اور یہ مجھے لے کر چلے گئے ہیں 2008 میں۔ میں نے پوچھا کہ 2015 سے پیچھے پانچ سال جو بنتے ہیں تو یہ 2008 سے لے کر 13-2012 کا بتا رہے ہیں۔ ایک تو یہ جواب ہی غلط ہے۔ میں نے پچھلے پانچ سالہ دور میں نہیں پوچھا بلکہ میں نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ آپ اب پوچھ لیں ناں۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرے تو سوال کا جواب ہی نہیں آ رہا۔ انہوں نے ایک سکیم کہ لوکل گورنمنٹ نے جو 2.5 ملین روپے کی میرے حلقہ پی پی۔45 میں ہے، اوپر لکھ رہے ہیں کہ ایم پی اے package میں ہے مجھے تو وہاں پر کسی نے بھی پوچھا تک نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھچر صاحب! آپ کا یہ سوال ہمیں 13-08-06 کو موصول ہوا اور اس سے پچھلے پانچ سال 2008 تک ہی جائیں گے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھچر صاحب! یہ ریکارڈ پر ہے دیکھیں اب 2015 ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں نے ابھی یہ سوال دوبارہ دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اچھا۔ ہمارے پاس یہ پرانا ہے۔ یہ 2013-08-06 کو ہمارے پاس ریکارڈ پر آیا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! جواب 2015-08-31 کو آیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں بھی 2013-08-06 تاریخ ترسیل درج ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ میرا یہ سوال pending کر دیں لیکن اس کی 2015 تک کی تفصیل مجھے دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اس کی 2015 تک کی detail لے کر آئیں۔ اگلا سوال نمبر 1889 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ سوال اگلی دفعہ کب آئے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جس دن اس ڈیپارٹمنٹ کا Question Hour ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 1904 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2049 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ذوالفقار غوری کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2189 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد: موضع کوٹلی امیر سنگھ میں مسیحی قبرستان کے مسائل

*2189: جناب ذوالفقار غوری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حافظ آباد کے نواحی گاؤں کوٹلی امیر سنگھ (نیا کلیر والا) میں عیسائیوں کے قبرستان میں بااثر افراد نے مال مویشی چرانے شروع کر دیئے ہیں جس کے باعث متعدد قبریں مسمار ہو گئی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا پنجاب حکومت بااثر لوگوں کو گرفتار کرنے اور قبرستان کی چار دیواری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے کہ حافظ آباد کے نواحی گاؤں کوٹلی امیر سنگھ (نیا کلیر والا) میں عیسائیوں کا قبرستان موجود ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ بااثر افراد نے جان بوجھ کر مذکورہ قبرستان میں مویشی چرانے شروع کر دیئے ہیں چار دیواری نہ ہونے کے باعث بعض اوقات اتفاقیہ طور پر جانور قبرستان میں داخل ہو جاتے ہیں جنہیں فوراً نکال دیا جاتا ہے۔ مویشی چرانے کی وجہ سے قبریں مسمار ہونے کی بات قطعی طور پر غلط ہے۔ قبرستان کافی پرانا ہے اور موسمی تغیرات

اور ورثا کی طرف سے مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے کچھ قبروں کے نشانات مٹ رہے ہیں۔

(ب) قبرستان کے گرد چار دیواری نہ ہے۔ قریبی زمیندار افراد کو اس امر کے لئے پابند بھی کر دیا گیا ہے کہ اتفاقیہ طور پر بھی مال مویشی قبرستان میں داخل نہ ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! یہ انہوں نے جز(الف) کا جواب دیا ہے اُس سے میں مطمئن نہیں ہوں کیونکہ انہوں نے لکھا کہ بعض اوقات اتفاقیہ طور پر جانور قبرستان میں داخل ہو جاتے ہیں اتفاقیہ طور پر تو کبھی بھی داخل نہیں ہو سکتے اور یہ بھی لکھا ہے کہ جنہیں فوری طور پر قبرستان سے نکال دیا جاتا ہے اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا بندہ وہاں پر موجود ہے جو فوری طور پر جانوروں کو نکال دیتا ہے اس لئے میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور دوسری specially یہ بات لکھی تھی کہ قبرستان۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ذوالفقار غوری! آپ کیا کہتے ہیں کہ جان بوجھ کر جانور قبرستان میں داخل کئے جاتے ہیں۔(شور وغل)

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! بالکل ایسا ہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں کون ایسی حرکت کرتا ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ قبریں وہاں پر جانوروں کی وجہ سے مسمار ہو جاتی ہیں۔(شور وغل)

MR ACTING SPEAKER: Order in the House, Order in the House.

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! جانور قبریں مسمار کر دیتے ہیں لہٰذا اُن کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں اور انہوں نے جو دوسرا جواب دیا ہے کہ جو قریبی زمیندار افراد ہیں اُن کو پابند کر دیا گیا ہے لیکن میں آج بھی وثوق سے یہ بات کہتا ہوں جیسے آج سے دو سال پہلے یہ سوال تھا تو آج بھی صورتحال ویسے ہی ہے تو اس کے لئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: غوری صاحب! اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ وہاں پر زمیندار یا جو لوگ ہیں اُن کو پابند کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ نے اس پر کیا اقدامات کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے جو ٹی ایم اے کی ریگولیشن برانچ ہے اُن کے اہلکاروں کی وہاں پر ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے جو ہر دوسرے چوتھے دن وزٹ کرتے ہیں۔ جہاں تک قبروں کے مسمار ہونے کا تعلق ہے تو مسمار کوئی بھی نہیں کرتا موسم کی وجہ سے ہو جاتی ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ یہ نہ صرف کرسچئن بلکہ جو مسلم قبرستان ہے وہاں پر بھی یہ مسئلہ ہوتا ہے۔ جہاں پر عزیز واقارب جاتے رہتے ہیں وہ اپنے عزیز واقارب کی قبروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں وہاں قبریں زیادہ بہتر حالت میں ہوتی ہیں اور جہاں پر کوئی سال ہا سال نہ جائے تو ان قبرستانوں میں ایسی قبروں کے نام ونشان مٹنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسے نہیں ہے کہ کوئی جان بوجھ کر جانور کسی قبرستان میں بھیجے اور اُس کی بے حرمتی کرنا چاہے اس طرح کی بات نہیں ہے آپ جانتے ہیں کہ زمینداروں کے پاس دیہاتوں میں جانور ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ دوبارہ سب کو ہدایات جاری کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جی، انشاءاللہ ہم نے یہ سپیشل ہدایت ابھی چند دن پہلے جاری کی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ دوبارہ اُن کو ہدایت سختی سے جاری کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2199 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: پی پی۔229 میں سیوریج، سولنگ ونالیوں کے بغیر دیہاتوں کی تفصیلات

*2199: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔229 ضلع پاکپتن میں کتنے دیہات ایسے ہیں جن میں پکے سولنگ و نالیاں موجود ہیں اور کتنے دیہات ایسے ہیں جہاں ابھی تک گلیاں کچی ہیں اور سیوریج کے لئے کوئی نالیاں بھی نہ ہیں۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) جن دیہاتوں میں سولنگ اور نالیاں موجود نہ ہیں کیا حکومت نے اب تک یہ سہولیات بہم پہنچانے کے لئے کوئی سروے وغیرہ کروایا ہے اگر نہیں تو کیا حکومت سروے کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے جن دیہاتوں میں سولنگ و نالیاں نہیں بنیں کیا حکومت وہاں بھی سولنگ اور نالیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) حلقہ پی پی۔229 میں کل 61 دیہات ہیں جن میں سے 36 دیہات ایسے ہیں جہاں پکے سولنگ و نالیاں موجود ہیں اور پچیس دیہات ایسے ہیں جن میں سولنگ و نالیاں موجود نہ ہیں۔

(ب) جن دیہاتوں میں سولنگ و نالیاں موجود نہ ہیں ان کا سروے جاری ہے پچیس دیہات میں سے پانچ کا سروے مکمل کر لیا گیا ہے اور کام جاری ہے اور باقی بیس کا سروے جاری ہے۔

(ج) جن دیہاتوں میں سولنگ و نالیاں موجود نہ ہیں آئندہ مالی سالوں میں رقم مختص کر کے ٹی ایم اے یہ سہولیات بہم پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے جو جواب لکھ کر بھیجا ہے کہ حلقہ پی پی۔229 میں کل 61 دیہات ہیں اور 36 ایسے گاؤں ہیں جہاں سولنگ نالیاں موجود ہیں اور 25 میں موجود نہیں ہیں یہ ریکارڈ محکمہ نے بنایا ہے میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اُس حلقہ پی پی۔229 سے میں الیکشن لڑا ہوں اور یہ جو جواب انہوں نے لکھا ہے کہ اس میں کل 61 گاؤں ہیں جبکہ میرے حلقہ میں 129 گاؤں ہیں۔ آپ اس پر توجہ کریں اور ان سے پوچھیں کہ 61 گاؤں کون سے حلقے میں ہیں اور جو میرے 68 گاؤں نکال دیئے گئے ہیں مجھے تو حکومت وقت فنڈ بھی نہیں دے رہی اوپر سے میرے گاؤں بھی نکال رہے ہیں آپ ان سے پوچھیں کہ جو جواب ہمیں ملا ہے کیا یہ درست ہے؟ اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے کیوں 61 گاؤں لکھے ہیں وہ تو زیادہ بتا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! تحصیل کے اندر جو گاؤں ہوتے ہیں اُن کے اندر آپ کہہ سکتے ہیں یہ ایک رپورٹ میں تقریباً یہاں پر ایسے گاؤں ہیں جن کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جن میں سولنگ نالیاں موجود ہیں اور جن میں سولنگ نالیاں موجود نہیں ہیں جو موضع جات ہوتے ہیں اُن کے ساتھ چھوٹے چھوٹے ڈیرے اور اس طرح کے گاؤں بھی چھوٹے چھوٹے بن جاتے ہیں جو ریونیو ریکارڈ میں نہیں ہوتے اور زیادہ بہتر ہے کہ گاؤں کی جو ریونیو states ہیں وہ تو ریونیو ریکارڈ ہی بتا سکتا ہے لیکن یہ ہماری تحصیل کے اندازے کے مطابق تھے وہ ہم نے رپورٹ پیش کی ہے اور جہاں تک ان کی ڈویلپمنٹ کا تعلق ہے تو وہاں پر سال 14-2013 میں سات عدد منصوبے یہاں پر ان دیہات میں شروع کئے گئے ہیں جو تقریباً مکمل ہو چکے ہیں کہتے ہیں تو میں پڑھ کر بتا سکتا ہوں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میری گزارش صرف یہ ہے کہ آپ لوکل گورنمنٹ محکمہ کو کل بُلا لیں یا مجھے ابھی حکم کریں کیونکہ میں نے چپا چپا چھان مارا ہے ابھی کہیں میں لسٹ لکھوا دیتا ہوں یہ لکھنا شروع کریں یا کل کا یہ وقت بتا دیں کہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو بُلا لیا جائے اگر 129 گاؤں نہ ہوں تو میں resign دے دوں گا اگر 61 ہوں تو محکمہ سے آپ پوچھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ریونیو ریکارڈ میں بھی 129 ہیں؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! بالکل 129 پولنگ سٹیشن ہیں آپ چاہیں تو میں ابھی زبانی بولنا شروع کر دیتا ہوں اور وہ لکھنا شروع کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو refer کر دیتے ہیں؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! نہیں۔ یہ سوال ریونیو کو کیوں دینا ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے 61 گاؤں ہیں جبکہ میرے حلقے میں 129 گاؤں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اُن کے ریکارڈ کے مطابق ایسے ہو گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اگر سوال کو pending کرنا ہے تو pending کر دیں لیکن محکمہ کو بُلائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محکمہ کو اس میں بُلانے والی کوئی بات نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر ملنا چاہتے ہیں تو کوئی بات نہیں۔ میں انہیں وقت دے دیتا ہوں کل ہم بیٹھ کر اس پر بات کر سکتے ہیں۔ کل اگر ان کا مسئلہ حل ہوتا ہے یا یہ مطمئن ہوتے ہیں تو کل لوکل گورنمنٹ سے meeting کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! کل آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کو حل کر لیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال کو pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال بھی جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میری منسٹر محکمہ لوکل گورنمنٹ سے meeting کروائی جائے تاکہ اُن کو پتا چلے کہ نیچے اُن کا محکمہ کیا کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! ایسے نہ کریں جب میں نے کہہ دیا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہیں اُن کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلہ کو حل کر لیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں اگر میری بات غلط ہو تو میرا resign قبول کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ جناب! اس کو بیٹھ کر verify کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم معزز پارلیمانی سیکرٹری کا احترام کرتے ہیں بڑے زبردست ورکر آدمی ہیں۔ میرے حلقے کے قریب ان کا حلقہ بھی ہے لیکن جس بندے نے کام کرنا ہے وہ متعلقہ منسٹر تو ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: معزز پارلیمانی سیکرٹری بھی کام کر رہے ہیں آپ یہ بات نہ کریں۔ جی، جناب احمد شاہ کھگہ!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کی اسمبلی میں پارلیمانی سیکرٹری کا رول کیا ہے سوائے سوالوں کے جواب دینے کے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! آپ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر کو بلائیں تو سہی ناں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل رول ہے۔ شاہ صاحب! یہاں پر معزز پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں آپ اگلا سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرے ضلع سے لوکل گورنمنٹ کو بُلائیں تو سہی، کم از کم اُن کا سامنا تو میرے ساتھ کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے یہ سوال کرنا ہے یا نہیں؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2203 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: چک SP/59 سے سندھے خان روڈ کی تعمیر کی تفصیلات

*2203: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔229 ضلع پاکپتن میں ایک سڑک جو وہاں کی عوام خصوصاً کسانوں کی سہولیات کے پیش نظر ہری پور سے سندھے خان روڈ نکلتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ حکومت میں ہری پور سے سندھے خان روڈ تک پکی سڑک بنانے کی منظوری دی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہری پور سے چک نمبر SP/59 تک پکی سڑک بنا دی گئی جبکہ چک SP/59 سے چک شاہو بلوچ سے گزرتی ہوئی سندھے خان روڈ تک ویسے ہی چھوڑ دی گئی؟

(د) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چک SP/59 سے سندھے خان روڈ تک پکی سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ہری پور سے چک نمبر SP/59 تک پکی سڑک بنادی گئی ہے لیکن چک نمبر SP/59 سے چک شاہو بلوچ سے گزرتی ہوئی سندھے خان روڈ تک سڑک منظور نہ ہوئی ہے۔

(د) ضلعی حکومت سالانہ بجٹ 15-2014 میں سکیم کو شامل کرنے کاارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ ایک سڑک ہے جو ہری پور اور سندھے خان کو لنک کرتی ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ درست بات ہے وہاں سڑک ہے اس کی ضرورت بھی ہے دوسرا انہوں نے لکھا ہے گورنمنٹ اس سڑک کو 15-2014 کے سالانہ بجٹ میں شامل کرنے کاارادہ رکھتی ہے جبکہ یہ پچھلا سال 15-2014 تھا یہ سال بھی گزر چکا ہے۔اب 16-2015 ہے تو اس کے بارے میں یہ کیا کہتے ہیں کہ اس کو اس سال میں رکھنا پسند کرتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ یہ مان تو خود گئے ہیں کہ اس سڑک کی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ بالکل معزز ممبر درست کہہ رہے ہیں کہ اس سال بھی پہلی جو DDC ہے اُس میں اس سڑک کو نہیں رکھا گیا لیکن میری ڈی سی او صاحب سے بذات خود بات ہوئی ہے اور میں نے انہیں request کی ہے کہ اس کو رکھا جائے کیونکہ یہ پہلے بھی اسمبلی میں سوال آ چکا ہے۔انشاء اللہ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ جو next DDC ہوگی اس میں اس سڑک کو رکھ لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! یہ فرمارہے ہیں کہ ڈی سی او صاحب نے وعدہ کیا ہے، وعدہ تو میں ان سے اس ایوان میں لینا چاہتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میرے پاس تو ایسے اختیارات نہیں ہیں کہ میں یہاں پر روڈز کے لئے فنڈز تقسیم کروں۔ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس ایسے کوئی اختیارات نہیں ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اب یہ بات ٹھیک ہو گئی ہے میں نے آپ سے پہلے ہی بات کی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سنیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے فنڈز یہ کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پھر محکمہ لوکل گورنمنٹ غلط جواب دے رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک کام کریں کہ ساری اپوزیشن آج میاں اسلم صاحب کو موقع دے دے کہ سارے سوال یہی کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جب معزز پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں کہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے تو پھر لوکل گورنمنٹ کو بلایا تو جائے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! چونکہ یہ معاملہ اسمبلی میں اٹھایا گیا ہے اس لئے ہم نے یہ تجویز دی ہے۔ ایم پی ایز، ایم این ایز صرف تجویز دیتے ہیں جس طرح ایک شہری تجویز دیتا ہے کہ میری گلی سڑک بنا دی جائے۔ ابھی ہماری محترمہ ایم پی اے نے ایک سڑک کی نشاندہی کی اور اس پر کام کروا دیا گیا اسی طرح اِن کا بھی اختیار ہے کہ وہ سڑک کی مرمت کے حوالے سے فنڈز وغیرہ کی نشاندہی کریں۔ ہم صرف تجویز اور نشاندہی کرتے ہیں پھر اس پر ڈیپارٹمنٹ کام کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے وہ اپنا سوال نمبر بولیں۔ امید ہے کہ آج آپ کچھ نہ کچھ مطمئن ہوں گے کیونکہ آپ پہلے ہی کہہ دیتے ہیں کہ میں مطمئن بالکل نہیں ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پہلے سوال آنے تو دیں۔ سوال نمبر 2229 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

موضع مؤکل سے کنگن پور اور منڈی احمد آباد سے گنڈا سنگھ روڈ کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

*2229: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع مؤکل سے کنگن پور روڈ اور منڈی احمد آباد سے گنڈا سنگھ روڈ شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور ناقابل استعمال ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا سڑکات کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک بحالی کا کام شروع کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے کہ موضع مؤکل سے کنگن پور روڈ اور منڈی احمد آباد سے گنڈا سنگھ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) اس سڑک کی پختہ تعمیر کا کام محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی کر رہا ہے۔ اس کی فنڈنگ فیڈرل گورنمنٹ نے کی ہے۔ اس منصوبہ کی ٹوٹل لاگت 520.351 ملین روپے ہے۔ 224.175 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اس منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے مزید 259.230 ملین روپے درکار ہیں۔ پاک پی ڈبلیو ڈی نے پلاننگ کمیشن اور فنانس منسٹری کو فنڈز کی فراہمی کے لئے درخواست کی ہوئی ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر سڑک کی تعمیر کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جز (ب) میں لکھا ہے کہ Pak-PWD نے پلاننگ کمیشن اور فنانس منسٹری کو فنڈز کی فراہمی کے لئے درخواست کی ہوئی ہے۔ کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس لیٹر کا کوئی ریفرنس نمبر وغیرہ بتا سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، Pak-PWD کا کوئی ریفرنس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! as such تو میرے پاس ریفرنس نہیں ہے۔ ہماری Pak-PWD کے متعلقہ افسران سے بات ہوئی تھی انہوں نے کہا کہ اس سڑک پر کام جاری ہے لیکن ابھی کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ

سے رکا ہوا ہے۔اس کو ہماری پنجاب گورنمنٹ نہیں بنا رہی ہے بلکہ فیڈرل گورنمنٹ بنا رہی ہے جب فیڈرل گورنمنٹ فنڈز فراہم کرے گی تو اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: میں کیسے مان لوں کہ یہ جو بات کر رہے ہیں وہ ٹھیک کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ کمال کرتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پہلے میری پوری بات سن لیں۔ جو میں نے کہا ہے میں اس کی ذمہ داری لوں گا، میں اس کو own کروں گا۔ یہ سڑک گنڈا سنگھ سے شروع ہو کر اوکاڑہ جاتی ہے۔ پی پی۔178، پی پی۔179 اور پی پی۔180 یہ تین حلقے اس کے ساتھ ساتھ border mate پر چلتے ہیں۔ اگر میری بات پر یقین نہیں ہے تو آپ پی پی۔178 اور پی پی۔179 کے ایم پی ایز سے پوچھ لیں کہ اس سڑک پر ایک پتھر بھی گرا ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ یہ نہیں کہہ رہے کہ کام شروع ہو گیا۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کو یہی تو بتا رہا ہوں اور میں نے اسی لئے کہا کہ مجھے لیٹر کا ریفرنس نمبر دیں۔ جو بات ہو وہ on record ہو، میں ہوا میں بات کو کیسے مان لوں؟ انہوں نے مانا ہے لیکن میں نہیں مانوں گا کیونکہ یہ نہیں ہوا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سردار آصف احمد علی صاحب کے زمانے میں اس سڑک کی approval ہوئی تھی جس دن انہوں نے resign کیا یہ کام اسی دن کا رُکا ہوا ہے۔ اگر یہاں پر صرف یہ لکھا ہوتا کہ وہاں پر کام نہیں ہو رہا ہے تو میں نے accept کر لینا تھا اب غلط بات کو میں کیسے condone کروں؟ میں نے آپ کو بتا دیا کہ چار ایم پی اے ہیں اگلے ڈسٹرکٹ اوکاڑہ کے ایم پی اے چھچھر صاحب بھی ہیں ان کے حلقے سے بھی یہ سڑک گزرتی ہے۔ یہ first line of defense ہے بارڈر کے بعد پہلی میٹل روڈ ہے اس کی اہمیت کا اندازہ ہونا چاہئے اور پچھلے پانچ سالوں سے جب سے انہوں نے resign کیا یہ سڑک بند پڑی ہے۔ میں اس بات کو بھی مانتا ہوں کہ یہ لوکل گورنمنٹ کا purview نہیں ہے کیونکہ یہ Pak-PWD فیڈرل گورنمنٹ کا ہے لیکن جواب تو ٹھیک آئے یہ جواب غلط آیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں کیا غلط بیانی کی گئی ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ سردار آصف احمد علی نے جس دن resign کیا ہے اس دن سے لے کر آج تک۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کیا غلط بیانی کی ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ جواب انہوں نے دینا تھا لیکن ان کے پاس لیٹر نہیں ہے کہ Pak-PWD نے پلاننگ اور فنانس منسٹری کو بھیجا ہے۔ انہوں نے زبانی بات کی ہے کہ ہاں کام ہو رہا ہے میں اس کو کیسے acknowledge کر لوں اور آپ میری بات بھی تو نہیں مان رہے ہیں تو پھر اُن کی بات کو کیسے مان رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! انہوں نے اس پر جواب دیا ہے کہ Pak-PWD اس پر۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! تو پھر یہ مجھے لیٹر دکھا دیں، یہ ریفرنس نمبر کیوں نہیں لے سکتے، یہ کون سا کوئی secret ہے سی آئی اے یا ایف آئی اے کا کوئی matter ہے کہ نہیں دیا جا سکتا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اس چیز کا خود اقرار کیا ہے کہ موقع پر کام شروع ہوا ہے اور اس کے بعد بند ہو گیا۔ یہی بات میں کر رہا ہوں کہ اس سڑک پر کام شروع ہوا تھا اور اب فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے بند پڑا ہے۔ معزز ممبر اس اسمبلی کے floor پر خود اقرار کر رہے ہیں، میں کون سی کوئی غلط بات کر رہا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! فیڈرل گورنمنٹ نے ایک پراجیکٹ شروع کیا اور پھر بند کر دیا اب بتائیں کہ انہوں نے اس پر کیا کرنا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے تو acknowledge کیا ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ سردار صاحب کو ریفرنس نمبر منگوا کر بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ ہم منگوا دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال چوہدری اشرف علی انصاری کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2257 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ شہر سے مویشیوں کے انخلا کا مسئلہ

*2257: چوہدری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کے رہائشی علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں مویشیوں کے باڑے بنائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باڑہ مالکان گوبر کو دور دراز پھینکنے کی بجائے اپنے باڑوں کے ساتھ ڈھیر لگا دیتے ہیں جس سے جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس سے وبائی امراض پھیلنے کا خدشہ ہے؟

(ج) کیا حکومت گوجرانوالہ شہر سے مویشی باہر نکالنے اور Cattle Free City بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) جزوی طور پر درست ہے اس سلسلہ میں ضلعی آفیسر (ایس ڈبلیو ایم) گوجرانوالہ کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں اور موجودہ صورتحال کے پیش نظر صفائی ہو چکی ہے۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں کل 188 یونین کونسلز ہیں، جن میں سے 91 یونین کونسلز میں مویشی رکھنے پر پابندی ہے اور باقی 97 یونین کونسلز میں مویشی رکھنے کی اجازت ہے۔ یونین کونسلز کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں acknowledge کیا ہے کہ جزوی طور پر یہ درست ہے اس سلسلہ میں ضلعی آفیسر SWM گوجرانوالہ کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں اور موجودہ صورتحال کے پیش نظر صفائی ہو چکی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ اپنے ذرائع سے چیک کرا لیں اگر صفائی ہو چکی ہوگی تو میں اپنا سوال بھی واپس لوں گا اور اپنے الفاظ بھی واپس لوں گا لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کیا یہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کریں گے، چیک کروائیں کہ کیا وہاں پر صفائی ہو چکی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہتے ہیں کہ صفائی نہیں ہوئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! انہوں نے پورے گوجرانوالہ کے رہائشی علاقوں کی بات کی ہے۔ اس کے متعلقہ آفیسر ڈی سی او ہیں ان کو یہی ہدایت کی ہے کہ وہ وہاں پر صفائی کے نظام کو بہتر کریں جہاں جہاں پر بھینسیں موجود ہیں وہاں پر زیادہ مشینری لگا کر day by day صفائی کے نظام کو بہتر کریں۔ اگر یہ کسی مخصوص علاقے کا سمجھتے ہیں جہاں سے یہ گزرے ہیں کہ وہاں پر صفائی نہیں ہوئی تو یہ نشاندہی کر دیں ہم ان کو ہدایت کر دیں گے کہ اس علاقے میں بھی صفائی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری اشرف علی انصاری!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اگر آپ سوال دیکھیں تو میں نے گوجرانوالہ شہر کی بات کی ہے میں نے پورے گوجرانوالہ کی بات نہیں کی ہے۔ انہوں نے جز (ج) میں پورے گوجرانوالہ کی بات خود کی ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں کل 188 یونین کونسلیں ہیں جن میں سے 91 یونین کونسلوں میں مویشی رکھنے پر پابندی ہے اور باقی 97 یونین کونسلوں میں مویشی رکھنے کی اجازت ہے۔ پورے گوجرانوالہ کی تو بات یہ کر رہے ہیں میں تو صرف گوجرانوالہ شہر کی بات کر رہا ہوں اور گوجرانوالہ شہر میں صفائی نہیں ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مال مویشی پالنے والے حضرات نے جو جگہ جگہ باڑے بنائے ہوئے ہیں یہ ان کی وجہ سے ہے۔ گوالہ کالونیوں کا process شروع بھی ہوا تھا یہ بتادیں کہ کیا یہ اس process کو آگے لے کر چلنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ میں صرف گوجرانوالہ شہر کی بات کر رہا ہوں پورے گوجرانوالہ کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ڈی سی او صاحب کو یہ بھی ہدایت کر دی گئی ہے کہ جن یونین کونسلوں میں مویشی رکھنے پر پابندی ہے وہاں پر باقاعدہ مہم چلائیں اور ان کو شہری حدود سے باہر نکال دیں۔ جہاں تک گوالہ کالونی بنانے کا تعلق ہے تو یہ تجربہ ماضی میں بہت بُرا رہا ہے۔ لاہور شہر ہو یا دوسرے شہر ہوں جہاں گوالہ کالونیاں بنائی گئی تھیں تو جب مویشیوں کو شہر سے باہر نکالا گیا اور وہاں پر گوالوں کو جگہ دی گئی تو دیکھا گیا کہ کچھ سالوں کے بعد ہی لوگ دوبارہ شہروں کی طرف آ گئے۔ گورنمنٹ نے پابندی لگائی ہوتی ہے کہ اس

جگہ کو فروخت نہیں کر سکتے، اسے آگے لیز نہیں کر سکتے ہیں اور کسی بھی استعمال میں نہیں لا سکتے۔ ہوتا یہ ہے کہ وہ بھینسیں دوبارہ سے شہر میں شفٹ ہو جاتی ہیں اور گوالہ کالونیاں اجڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس حوالے سے ہماری کوشش ہے کہ شہروں سے بھینسیں ان نواحی دیہات میں شفٹ کر دی جائیں جہاں پر پابندی نہیں ہے تاکہ شہر میں گندگی کا مسئلہ حل ہو جائے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے تو یہ گزارش کی ہے کہ یہ جو گوالہ کالونیاں بنانے جا رہے تھے اس کا کام ابھی شروع کیا گیا تھا لیکن بعد میں پھر روک دیا گیا ہے۔ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ وہ کام دوبارہ سے شروع کرنا چاہتے ہیں تاکہ مال مویشی شہر سے باہر نکال دیں اور شہر صاف ہو جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس پر وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر کافی میٹنگیں ہو چکی ہیں۔ اس کا کوئی مضبوط حل نکالنا چاہ رہے ہیں اور اس میں بہت ساری تجاویز آ بھی چکی ہیں۔ اس میں یہ تجویز بھی آئی کہ اگر گوالہ کالونیز دوبارہ سے بنائی جائیں تو وہاں پر اب لوگوں کو رہنے کی جگہ نہ دی جائے بلکہ وہ گورنمنٹ کی custody میں بنائی جائے۔ وہاں پر لوگ اپنی بھینسیں رکھیں صبح جا کر سارا دن دیکھ بھال کریں اور واپس گھروں کو چلے آئیں۔ ہم ان کو جگہ الاٹ نہ کریں کیونکہ وہ لوگ وہاں پر اپنے گھر اور دکانیں بنا لیتے ہیں پھر وہ ایریا commercialize ہو جاتا ہے اور وہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ یہ تمام تجاویز زیر غور ہیں اور اس پر ہم کام کر رہے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آخری ضمنی سوال، جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ پہلے معزز پارلیمانی سیکرٹری کی بات سن لیں کیونکہ مجھے اپنے ضمنی سوال کا تسلی بخش جواب چاہئے۔ میں سوال نمبر 2257 کے جز (الف) کو پڑھ دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صدیق خان صاحب! یہ سوال نمبر 2257 آپ کا کدھر سے آ گیا؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! یہ سوال میرا نہیں ہے، میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سوال نمبر 2257 کے متعلق بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جی، ہاں! میں سوال پڑھ دیتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کے رہائشی علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں مویشیوں کے باڑے بنائے گئے ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ درست ہے۔ میری عرض ہے کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ، محکمہ تحفظ موحول دونوں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں کیونکہ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے وہاں پر صفائی کا نظام قائم کرنا ہے اور اس طرح کے باڑوں کو باہر لے کر جانا ہے۔ جہاں تک محکمہ تحفظ موحول کا تعلق ہے اس نے friendly living environment لوگوں کو provide کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ وہاں پر باڑے کیوں بنائے گئے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! کیا ان دو محکموں نے اپنی ناکامی کو تسلیم کر لیا ہے کیونکہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ یہ درست ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ باڑے کیوں بنائے گئے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! کیا ان دونوں محکموں نے اپنی ناکامی کو درست تسلیم کر لیا ہے کہ وہ لوگوں کو ایسی friendly living environment provide نہیں کر رہے؟ دوسرا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا جو sanitation department ہے وہ لوگوں کو رہنے کے لئے اچھا ماحول فراہم نہیں کر رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان! آپ ان کی بات تو سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے لاہور اور اس کے علاوہ جن شہروں میں گوالوں کے لئے علیحدہ کالونیاں بنائی گئی تھیں ان کا بھی یہی نتیجہ نکلا کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ کسی نہ کسی طرح واپس اپنی بستیوں میں چلے گئے۔ ان کو نکالتے رہے، وہ واپس آتے رہے اور ان میں سے کچھ نے stay لے لئے اور یہی صورتحال ان تمام شہروں میں ہے۔ گوجرانوالہ شہر میں بھی شروع سے ہی بھینسیں موجود ہیں، عوام کی ایک nature بن چکی ہے۔ اب ہم نے ضلعی حکومت کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ سختی کے ساتھ ان کو نکالیں، ضلعی حکومتوں کے پاس سٹاف اور وسائل کی بھی کمی ہوتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب ہم پورے

گوجرانوالہ میں مہم چلائیں گے، ہماری یہ کوشش ہو گی کہ شہر کی جن یونین کونسلوں یا شہری آبادی میں مویشی رکھنا ممنوع ہے وہاں سے ہم مویشیوں کو باہر نکال دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ نگہت شیخ!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ کافی دوست اپنے سوالوں کے لئے محنت کر کے آتے ہیں، ان کو اپنے سوالات کرنے کا موقع دیں۔ محترمہ نگہت شیخ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2314 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: مصالحتی کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2314: **محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنی مصالحتی کمیٹیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں مصالحتی کمیٹیوں کی جانچ پڑتال کے لئے حکومت نے کس نظام کو وضع کیا ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں موجودہ مصالحتی کمیٹیوں کے ہیڈ کون ہیں نیز انہیں حکومت کی طرف سے کیا کیا مراعات حاصل ہیں۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ضلع لاہور میں کل 150 مصالحتی کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔

(ب) حکومت نے مصالحتی کمیٹیوں کی جانچ پڑتال کے لئے ایڈمنسٹریٹو نظام وضع کیا ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں موجودہ مصالحتی کمیٹیوں کے ہیڈ ڈسٹرکٹ / ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر لاہور ہیں اور ثالثی و مصالحتی کونسل کے اختیارات ٹاؤن وار ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل / کونسل آفیسر کو منتقل کر دیئے گئے ہیں جبکہ کونسل آفیسر / ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل کو تنخواہ کے علاوہ کوئی مراعات حاصل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ مصالحتی کمیٹی کے ممبران کی تعداد کتنی ہوتی ہے اور ان کو منتخب کرنے کا کیا criterion ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں مصالحتی کمیٹی کے ممبران کی تعداد کتنی ہوتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! مصالحتی کمیٹی کے ممبران کی تعداد تین ہوتی ہے اور جب لوکل گورنمنٹ کا الیکشن ہوتا ہے تو یونین کونسل کی باڈی منتخب ہوتی ہے، وہ ان کو تیس دن کے اندر منتخب کرتی ہے۔ اس وقت چونکہ لوکل باڈیز کے الیکشن نہیں ہوئے تو یہ کردار یونین کونسلز کے سیکرٹری اور ٹاؤن کے اندر موجود کونسل آفیسر کو یہ اختیارات دیئے گئے ہیں اور وہ ان کی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان مصالحتی کمیٹیوں کی کارکردگی کو چیک کرنے کا کیا mechanism ہے؟ کیونکہ مصالحتی کمیٹیوں کے متعلق میرا دس بارہ سال کا جو knowledge ہے اس کے مطابق یہ صرف کرپشن کرتی ہیں۔ خواتین کی مصالحت کروانے کی بجائے ڈرا دھمکا کر اپنی مرضی کا فیصلہ لینے کے علاوہ کچھ نہیں کرتیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس سلسلے میں کوئی example دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ساری مصالحتی کمیٹیاں ہی ایسی ہیں، میں اپنی فیملی کی example دے سکتی ہوں اور میں آپ کو اور کیا کہہ سکتی ہوں، جہاں پر مصالحت کروانے کی بجائے دھمکی دی جائے اور کہا جائے کہ آپ one sided ex party ہیں اور ex party notices issue کر دیں، یہ تو بڑا عجیب طریق کار ہے۔ مجھے آپ بتا دیں کہ مصالحتی کمیٹیوں کی مانیٹرنگ کا طریق کار کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پہلے تو ضلع کی مصالحتی کمیٹی ہوتی تھی لیکن اس وقت وہ کام نہیں کر رہیں، ڈی سی او ہی بطور ایڈمنسٹریٹر کام کر رہے ہیں۔ اس وقت چونکہ لوکل گورنمنٹ کے نمائندے موجود نہیں ہیں اگر محترمہ کو

کسی یونین کونسل یا مصالحتی کمیٹی سے شکایت ہے اور اگر کسی نے بے ضابطگی کی ہے تو ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری پرسنل شکایت کو تو آپ چھوڑ دیں، پرسنل کی تو میں نے خود بات کر لی تھی لیکن یہ صرف ایک شکایت نہیں ہے بلکہ کئی خواتین ایسی ہیں جن کے family matters کے کچھ issues تھے، ان میں مصالحتی کمیٹیوں کا بڑا خوفناک اور بھیانک کردار ہے۔ وہ مصالحت کروانے کی بجائے کرپشن کرتی ہیں اور مصالحت کرنے کی بجائے وہ عورتوں کو exploit کرتی ہیں اس لئے مصالحتی کمیٹیوں کا کوئی monitoring mechanism ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! نوٹ کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! دیکھا جانا چاہئے کہ ان کی ڈیوٹی کیا ہے اور یہ کر کیا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کی اس تجویز کو note کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری طاہر احمد سندھو! اب میں اگلے سوال کا کہہ چکا ہوں۔ آپ کوئی تجویز دینا چاہتے ہیں تو بات کر لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں اور اپنے محترم بھائی سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کس قانون کے تحت یہ مصالحتی کمیٹیاں بنی ہیں Under what law and under what provision of law? تاکہ ہمیں پتا چل جائے پھر دیکھیں کہ اس میں کیا improvement کی جا سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2000 کے سیکشن 102 کے تحت بنائی گئی ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! خواتین کے جو مسائل ہیں ان کے متعلق ہے، مسلم فیملی لاء آرڈیننس 1961 کے تحت مصالحتی کمیٹیاں بنی ہیں، اس میں خواتین کے مسائل کو دیکھا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں تو لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2000 کی بات کر رہا ہوں اس کے اندر سیکشن 102 کے تحت یہ کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیکشن 102 کے تحت بنائی جاتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جی ہاں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال مہر محمد فیاض کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 2346 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے مہر محمد فیاض کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: تحصیل دینہ کے گراؤنڈز و تفریحی پارکوں کی تفصیلات

*2346: **مہر محمد فیاض:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل دینہ ضلع جہلم میں کھیلوں کے گراؤنڈز اور تفریحی پارک کس کس جگہ کتنے رقبہ پر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) مالی سال 13۔2012 میں ان کی تعمیر و مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) اگر کوئی گراؤنڈ اور پارک نہیں ہے تو حکومت مالی سال 14۔2013 میں کہاں کہاں گراؤنڈ و پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) تحصیل دینہ میں کھیلوں کا کوئی گراؤنڈ اور پارک موجود نہ ہے۔

(ب) مالی سال 13۔2012 میں گراؤنڈ نہ ہونے کی وجہ تعمیر و مرمت کی مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ج) عدم دستیابی جگہ مالی سال 14۔2013 میں گراؤنڈ یا پارک بنانے کا کوئی منصوبہ ٹی ایم اے کے ADP میں نہ رکھا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!اس سوال میں جو جواب دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تحصیل دینہ میں کھیلوں کا کوئی گراؤنڈ اور پارک موجود نہ ہے اور اسی طرح آگے جز(ج) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ کوئی منصوبہ بھی نہیں ہے، عدم دستیابی جگہ مالی سال 14-2013 میں گراؤنڈ یا پارک بنانے کا کوئی منصوبہ ٹی ایم اے کے ADP میں نہ رکھا گیا۔اب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جہلم کی چار تحصیلوں میں سے ایک تحصیل دینہ ہے جو کہ بہت بڑی تحصیل ہے۔کیا حکومت ہمارے لوگوں کے لئے یہ important نہیں سمجھتی کہ وہاں بھی بچوں کو کھیلنے کی ضرورت ہے؟ جب ان کو کھیلنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ملتی جس سے وہ کوئی healthy activities کر سکیں تو وہ دوسری طرح کی activities میں ملوث ہو جاتے ہیں۔جہاں تک میرے علم میں ہے وہاں پر گراؤنڈز بھی ہیں، جگہ بھی موجود ہے تو پھر آخر کیا وجہ ہے کہ آپ یہ جواب دے رہے ہیں کہ وہاں پر پارک کے لئے جگہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں وہ اس پر ایکشن لیں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!معزز ممبر نے بھی سوال کیا ہے اور میں نے بھی اسی لئے یہ بات کی ہے کیونکہ مجھے بھی پتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں کہ کہاں پر پارک کے لئے جگہ موجود ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!ہمارے ساتھ کیوں اس طرح سے کیا جاتا ہے کہ ہمیشہ سے میرا یہی سوال رہتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!آپ نشاندہی کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!ہر سوال کے جواب میں یہی کہا جاتا ہے کہ ہم اس کی نشاندہی کریں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ محکمہ کے لوگ وہاں پر کیا کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا بھی اتنا حق بنتا ہے آپ وہاں کی رہائشی ہیں، آپ کا حلقہ ہے آپ کا علاقہ ہے اس لئے آپ نشاندہی کر دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!میری بات تو وہاں پر سنی ہی نہیں جائے گی لیکن ان کا بھی تو کام ہے کہ یہ جواب دے دیتے کہ آپ نشاندہی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تجویز بھیج دیتے ہیں آگے ضلعی انتظامیہ جو بھی فیصلہ کرے اس کی مرضی ہے اور ہم اپنی طرف سے یہ تجویز بھیج دیتے ہیں کہ وہاں پر پارک ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 2359 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2361 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2364 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، میں انتظار نہیں کر سکتا۔ ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ چلیں! فتیانہ صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! باہر ٹریفک بہت تھی اس لئے مجھے پہنچنے میں دیر ہو گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2364 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تفصیلات

*2364: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد کی کس کس یو سی یا قصبہ / شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں؟

(ب) یہ کب لگائے گئے تھے اور ان پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ج) ان میں سے کتنے چالو حالت میں ہیں اور کتنے بند پڑے ہیں اور بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان کی سالانہ دیکھ بھال پر سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے نیز ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم تعینات ہیں؟

(ہ) اس حلقہ کی کس کس یو سی میں یہ پلانٹ نہ ہیں اور ان میں کب تک یہ پلانٹ لگا دیئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) پی پی۔58 میں کسی بھی یونین کونسل میں کوئی بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگا ہوا ہے۔

(ب) کوئی بھی پلانٹ موجود نہ ہے اس لئے تخمینہ لاگت نہیں بتایا جا سکتا۔

(ج) کوئی پلانٹ ہی موجود نہ ہے اس لئے بند ہونے کا سوال پیدا نہ ہوتا ہے۔

(د) کوئی پلانٹ نہ ہے اس لئے دیکھ بھال پر کچھ خرچ نہ ہوا ہے۔

(ہ) حلقہ کی کسی یوسی میں پلانٹ نہ ہے کوشش کی جارہی ہے کہ ہر یوسی میں فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ خود ہی بتادیں کہ یہاں پر کوئی فلٹریشن پلانٹ موجود نہیں ہے، اگر محکمہ تھوڑی سی محکمہ تحفظ ماحول کے ساتھ collaboration کرے، آپ کو یاد ہوگا کہ آپ کی Kind Chair کے دوران ہی محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق بھی discussion ہوئی تھی اور آپ کو یاد ہوگا کہ محکمہ تحفظ ماحول کی طرف سے 38 کے قریب sample check ہوئے تھے اور seven plus toxic level وہاں پر نکلا تھا، اگر یہ ساری باتیں حکومت کے نوٹس میں ہیں اور اتنے عرصہ سے صاف پانی پراجیکٹ چل رہا ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہاں سے toxic drain گزرتی ہے تو اس کے باوجود اسے کیوں consider نہیں کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ صاف پانی پراجیکٹ کہاں تک پہنچا ہے اس کا status کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! فیصل آباد شہر میں اس وقت کوئی 39 سے زیادہ فلٹریشن پلانٹ کام کر رہے ہیں، جس جگہ کی معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کو تجویز دے دیتے ہیں، کوئی مخصوص جگہ یا کوئی ایسا گاؤں، قصبہ ہو تو ہم اپنے محکمہ کو تجویز دیتے ہیں کہ وہ اس کو اپنے فلٹریشن پروگرام میں شامل کر لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ کوئی تین تحصیلیں ہیں جو اس سے suffer کرتی ہیں اور میری پوری constituency اس سے suffer کرتی ہے۔ وہاں پر کوئی ایک گاؤں نہیں ہے اگر کوئی ایک آدھ گاؤں ہوتا تو شاید ہم اپنی مدد آپ کے تحت کر لیتے۔ ہمیں یہاں پر پانی کے اشد مسائل ہیں اور every

third person is suffering from Hepatitis and waterborne diseases. اس لئے مہربانی فرما کر آپ اپنے محکمہ کو direct کریں اور humanitarian basis پر بھی آپ اسے consider کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب سے تجویز لیں اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو صاف پانی پراجیکٹ کے لئے بھجوائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جو صاف پانی پراجیکٹ چل رہا ہے اس میں یہ شامل ہے کہ پورے پنجاب کی ہر یونین کونسل میں ایک فلٹریشن پلانٹ ہوگا۔ میرے خیال میں ان کے حلقے میں بھی کافی فلٹریشن پلانٹ لگا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مزید ان سے پوچھ لیں۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2365 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: ٹی ایم اے ماموں کانجن کے خلاف نکالے گئے جلوس کی تفصیلات

*2365: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 2۔ ستمبر 2013 کو انجمن تاجران ماموں کانجن فیصل آباد کی جانب سے شہر میں ٹی ایم اے کے خلاف مختلف وجوہات پر جلوس نکالا اور احتجاجی مظاہرہ کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس موقع پر تاجران اور ٹی ایم اے ماموں کانجن کے ملازمین کے درمیان ہاتھا پائی بھی ہوئی؟

(ج) کیا ڈی سی او فیصل آباد یا دیگر کسی اعلیٰ سرکاری عہدہ دار نے اس بابت کوئی انکوائری کی ہے یا کروائی ہے، اگر ہاں تو یہ انکوائری کس کس نے کی ہے اور اس میں کیا وجوہات سامنے آئی ہیں؟

(د) اگر اس کے ذمہ داران سرکاری ملازمین ٹی ایم اے ماموں کانجن ہیں تو ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) ڈی سی او فیصل آباد یا کسی سرکاری عہدہ دار کی طرف سے کوئی انکوائری نہ کروائی گئی۔

(د) مذکورہ وقوعہ میں کوئی سرکاری اہلکار ذمہ دار نہ تھالہٰذا کوئی ایکشن نہ لیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں پر protest ہوا لیکن یہاں پر کسی قسم کی لڑائی نہیں ہوئی۔ یہ میرا حلقہ ہے اس لئے میں وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ وہاں پر اچھی خاصی کشیدگی ہو گئی تھی، وہاں ٹی ایم اے اور تاجران کے درمیان کافی حد تک لڑائی ہوئی، کافی لوگ گرفتار بھی ہوئے اور وہاں پر دو تین دن unrest رہا تھا۔ ڈیپارٹمنٹ سے کہیں کہ اتنا تو جھوٹ نہ بولا کریں۔ ہم لوگ اس شہر کے رہنے والے ہیں ہمیں already پتا ہوتا ہے کہ شہر میں کیا ہوا ہے۔ یہاں floor پر اس طرح کا جھوٹ اس floor کی بھی ہتک ہے اور تمام ممبران کی بھی ہتک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے notice میں کوئی ایسی بات ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! بالکل وہاں پر احتجاجی مظاہرہ ہوا ہے اور ہم نے اپنے جواب میں بھی کہا ہے کہ یہ درست ہے لیکن ٹی ایم اے اور تاجروں کی آپس میں کوئی ہاتھا پائی نہیں ہوئی۔ انہوں نے احتجاج کیا اور احتجاج بھی صفائی اور encroachment کے خلاف آپریشن کے حوالے سے تھا۔ آپ کے علم میں ہے کہ جب بھی کہیں encroachment کے خلاف آپریشن ہونا ہوتا ہے تو اس پر تاجر ہر شہر میں resist کرتے ہیں۔ اس طرح تھوڑا سا ماحول خراب ہوا تھا لیکن ٹریڈ یونین اور ڈیپارٹمنٹ نے بیٹھ کر یہ مسئلہ حل کر لیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسئلہ حل ہو گیا۔ اگلا سوال نمبر2372 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر2448 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میانی صاحب قبرستان کا کل رقبہ و دیگر تفصیلات

*2448: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں میانی صاحب کے قبرستان کا کتنا رقبہ قیام پاکستان کے وقت موجود تھا اور اس وقت کتنا رقبہ موجود ہے۔ رقبہ میں کمی کن وجوہات کی بناء پر عمل میں آئی؟

(ب) میانی صاحب کے قبرستان میں متعین عملہ کی تعداد کیا ہے اور کس کس گریڈ کے کتنے ملازم ہیں؟

(ج) قبرستان کے لئے کیا قوانین وضع کئے گئے ہیں۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز قبضہ گروپ، منشیات فروش اور منشیات کے عادی افراد جو قبرستان کی بے حرمتی کرنے کا باعث ہوتے ہیں، سے قبرستان کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) میت کی تدفین کے وقت کیا چارجز لواحقین سے وصول کئے جاتے ہیں۔ کیا کسی فرد کو اپنی زندگی میں قبرستان میں جگہ مخصوص کروانے کی اجازت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) میانی صاحب قبرستان 1962 میں مارشل لاء آرڈر 131 کے تحت سرکاری تحویل میں لیا گیا تھا۔ اس کا کل رقبہ 1248 کنال 14 مرلہ اور 28 مربع فٹ تھا میانی صاحب قبرستان کا موجودہ رقبہ بمطابق سروے 2012 میں 1206 کنال ہے۔ رقبہ میں کمی کی وجوہات درج ذیل ہیں:

(۱) قبرستان کے اندر سڑکات کی تعمیر
(۲) BRTS کی تعمیر
(۳) واپڈا آفس

(ب) میانی صاحب قبرستان میں متعین عملہ غیر سرکاری حیثیت رکھتا ہے لہٰذا ملازمین کو گریڈ نہیں دیئے جاتے۔ تمام عملہ عارضی بنیادوں پر تعینات ہے۔ کل منظور شدہ تعداد عملہ 52 ہے جبکہ اس وقت 39 اہلکار تعینات ہیں۔

(ج) میانی صاحب قبرستان 1962 سے گورنمنٹ کی تحویل میں ہے قبرستان کی دیکھ بھال کے لئے مینجمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کا چیئرمین ڈی سی او ہے اور سیکرٹری اے ڈی ایل جی ہوتا ہے۔ یہ کمیٹی حالات وواقعات کی ضرورت کے تحت قواعد بناتی ہے تاکہ قبرستان کے امور احسن طریق سے چلائے جا سکیں۔ اس وقت فیس برائے پختہ قبر مبلغ۔/20000 روپے ہے برائے مرمت مبلغ۔/3000 روپے برائے چھت لنٹر والی مبلغ۔/25000 روپے برائے فائبر چھت مبلغ۔/20000 روپے اور برائے گنبد فیس مبلغ ایک لاکھ روپے مقرر ہے۔ قبرستان میں کئے گئے پرانے قبضہ جات کے مقدمات مختلف عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔ موجودہ رقبہ کو قبضہ گروپ سے بچانے کے لئے اور منشیات کے عادی لوگوں کی سرگرمیوں کے تدارک کے لئے سکیورٹی سٹاف کو تربیت دی گئی ہے نیز انہیں بائیسکل، وردی اور ٹارچ وغیرہ فراہم کی گئی ہیں جبکہ سکیورٹی ٹاورز کی تنصیب بھی جاری ہے۔ مزید تربیت یافتہ سکیورٹی گارڈز کی تعیناتی بھی زیر غور ہے۔ قبرستان میں سی سی ٹی وی کیمرہ کی تنصیب بھی عنقریب ہو جائے گی۔

(د) میانی صاحب قبرستان میں میت تدفین کے لئے فیس برائے کچا کھاتہ -/100 روپے اور برائے پختہ کھاتہ مبلغ -/1000 روپے اور مٹیریل بذمہ لواحقین ہے۔ اجرت گورکن مبلغ -/2000 روپے مختص ہے۔ قبرستان میں جگہ کی کمی کے باعث رقبہ مختص کرنے کی اجازت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! قبرستان میانی صاحب میرے حلقے میں ہے۔ جواب کے جز (ج) کے اندر فرمایا گیا ہے کہ سکیورٹی سٹاف کو تربیت دی گئی ہے نیز انہیں بائیسکل، وردی اور ٹارچ وغیرہ فراہم کی گئی ہیں جبکہ سکیورٹی ٹاورز کی تنصیب کا کام بھی جاری ہے۔ مزید تربیت یافتہ سکیورٹی گارڈز کی تعیناتی بھی زیر غور ہے۔ قبرستان میں سی سی ٹی وی کیمرہ کی تنصیب بھی عنقریب ہو جائے گی۔ یہ پہلے تو اس کا جواب دے دیں کہ انہوں نے کتنے سکیورٹی گارڈ رکھے ہیں کیونکہ ابھی تک اس قبرستان کے اندر کوئی سکیورٹی گارڈ نہیں ہے بااثر افراد قبروں کو demolish کر کے وہاں اپنے پکے گھر بنا رہے ہیں۔ میں نام نہیں لینا چاہتا یہاں پر متعلقہ سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ میانی صاحب قبرستان کے حوالے سے سیکرٹری صاحب، ڈی جی ایل ڈی اے اور ڈی سی او صاحب ممبر ہیں انہیں direction پاس کی جائے کہ جنہوں نے وہاں پر قبضے کئے ہیں ان سے قبضے چھڑوائے جائیں، گورنمنٹ کی لینڈ ہے ، انہوں نے جو سکیورٹی گارڈز کے حوالے سے کہا کہ وہاں سکیورٹی گارڈ کی تعیناتی ہوئی ہے ان کی تعداد بھی بتا دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سکیورٹی گارڈ سے ہماری مراد یہ نہیں کہ اس کے پاس اسلحہ ہو اور اس نے باقاعدہ یونیفارم پہنا ہوا ہے بلکہ یہ سکیورٹی گارڈ چوکیدار ٹائپ ہیں جنہیں بائیسکل اور ٹارچ بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ وہاں پر visit کرتے رہیں اور رپورٹ کمیٹی کو دیتے رہیں۔یہاں تقریباً دس کے قریب سکیورٹی گارڈز ہیں۔ ٹوٹل 52 کے قریب عملہ approved ہے اور یہ سکیورٹی گارڈز چوکیدار ٹائپ ہیں جو روزانہ visit کرتے رہتے ہیں اور کسی بھی بے ضابطگی کی رپورٹ کرتے رہتے ہیں۔ معزز ممبر نے جہاں تک قبضہ کی بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ جن لوگوں نے وہاں پر قبضہ کیا ہوا ہے یا مکان بنائے ہوئے ہیں ان کے کیس مختلف عدالتوں میں چل رہے ہیں جیسے ہی عدالتوں سے فیصلے ہوئے تو ان کے مطابق کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! معاملہ عدالت میں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں رفیق صاحب! میاں اسلم صاحب موجود ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ میانی صاحب قبرستان صرف قبروں کے لئے مخصوص ہے نہ کہ کسی رہائش کے لئے۔ یہ پاکستان کے قدیم ترین قبرستانوں میں سے ایک قبرستان ہے۔یہاں پر پورے پاکستان سے لوگ اپنے پیاروں کی قبروں پر آتے ہیں۔ آپ اس کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں گے تو یہاں پر بڑے بڑے لوگ دفن ہیں۔جنہوں نے یہاں قبضہ کیا ہوا ہے اب متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ان لوگوں کے ساتھ مل کر اسے لمبا کرتا جا رہا ہے۔ ہم نے کہیں پر کوئی سڑک گزارنی ہو، کوئی معاملہ کرنا ہو تو جب stay آتا ہے تو شاید ہم اسے بھی نہیں دیکھتے اور پبلک کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں پر بلڈنگز demolish کر کے ختم کر دیتے ہیں اور جو چیز وہاں سے گزارنی ہو گزار لیتے ہیں

لیکن یہاں پر آپ کا نیچے والا عملہ ان کے ساتھ مل کر وہاں پر قبضے کروا رہا ہے۔ میں کئی جگہوں کی نشاندہی کر سکتا ہوں کیونکہ میں وہاں کا رہائشی اور نمائندہ ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میری ایک بات سنیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جی، فرمایئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کر دیں یہ آپ کو اس پر جواب دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اس میں ایک چھوٹی سی اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ جواب میں پرچی کا پانچ سو اور ہزار روپیہ لکھا ہے لیکن وہاں پر کوئی قبر بھی پچیس سے تیس ہزار روپے سے کم میں نہیں بن رہی۔ میں بڑے وثوق کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں کہ پچیس سے تیس ہزار روپے میں قبر بن رہی ہے، جب کوئی بندہ وہاں پر کسی اپنے پیارے کو دفنانے کے لئے لے کر جاتا ہے تو وہاں پر غنڈہ گردی ہوتی ہے اور یہ reality base بات ہے۔ میں عرض کروں گا کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے جو سیکرٹری صاحب ہیں اگر یہ بیٹھ جائیں تو میں نشاندہی کروں گا اگر نہیں بیٹھیں گے تو میں نہیں کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: آپ انہیں کہیں کہ وہ بیٹھیں۔ میں کیوں جاؤں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سیکرٹری صاحب کو میاں صاحب کے ساتھ بٹھائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ جی، انشاءاللہ میں بٹھاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں محمد رفیق صاحب!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے بھی اس پر بہت ضروری بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میاں صاحب کے بعد آپ کی بات سنتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: محترمہ! ادھر بھی ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں محمد رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میانی صاحب قبرستان یا قبرستان میانی صاحب، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ نام میانی صاحب کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ ہم سنتے تو آ رہے ہیں لیکن نام میانی صاحب کی وجہ تسمیہ بیان کر دی جائے کہ اس کا نام میانی صاحب کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس پر نیا سوال دے دیں وہ آپ کو detail دے دیں گے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس جواب نے میرے لئے بڑا interesting سوال پیدا کر دیا ہے۔ میں نے اپنے tenure کے پہلے سال ایک قرار داد پیش کی تھی جس میں، میں نے کہا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کی منتظر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے اپنے tenure کے پہلے ہی سال ایک قرار داد پیش کی تھی۔ میں نے اس قرار داد میں یہ مطالبہ کیا تھا کہ ایک عام پاکستانی کو مفت قبر فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اس کے جواب میں وزیر قانون نے کہا کہ یہاں پاکستان میں ہر پاکستانی کو مفت قبر فراہم کی جاتی ہے۔ میں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ ہزار روپے تو صرف رجسٹریشن فیس ہے۔ اس کے بعد 20/25 ہزار روپے یا اس سے زیادہ رقم ایک قبر کے لئے لی جاتی ہے۔ وزیر قانون نے مجھے کہا کہ آپ اس کا ثبوت لا کر پیش کریں چنانچہ میں نے ویڈیو اور رسیدوں کے ثبوت لا کر پیش کر دیئے لیکن اس کے باوجود میری وہ قرار داد مسترد کر دی گئی۔ اس وقت وزیر قانون کی طرف سے کہا گیا کہ قبر کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں لیا جاتا۔ آج محکمہ نے جو جواب دیا ہے اس سے میری بات صحیح ثابت ہوئی ہے لہٰذا اب میری قرار داد کو پاس کریں یا پھر ثابت کریں کہ میں غلط تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس کو دیکھتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ایک قبر کی -/100 روپے فیس مینجمنٹ کمیٹی وصول کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر وہاں پر کوئی پختہ قبر بنانا چاہتا ہے تو پھر ایک ہزار روپے وصول کئے جاتے ہیں۔ باقی فیس material کی ہے جس میں اینٹیں، سیمنٹ اور دوسری چیزیں شامل ہیں۔ اگر کوئی خود material لا کر پختہ قبر بنانا چاہے تو بنا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: یو سی۔45اور46کو ڈینگی کے خاتمہ کے لئے دیئے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*1959: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یو سی۔45اور46لاہور کو ڈینگی کے خاتمہ کے لئے سپرے کی مد میں14۔2013میں کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور کن کن علاقوں میں ڈینگی سپرے کیا گیا؟

(ب) مذکورہ یو سیز کو سٹریٹ لائٹس کی مد میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور کتنے استعمال ہوئے سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کن علاقوں میں کتنی کتنی ٹیوب لائٹس فراہم کی گئیں اور بجلی کے بلز پر کتنی رقم کی ادائیگی کی گئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یو سیز میں سٹریٹ لائٹس کی فراہمی نہیں کی جا رہی لیکن ریکارڈ میں اندراج کیا جا رہا ہے؟

(ہ) کیا ان یو سیز کا پچھلے پانچ سالوں کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو ان آڈٹ رپورٹس کی کاپیاں ایوان میں فراہم کی جائیں اور اگر نہیں ہوا تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈینگی کے خاتمہ کے لئے بجٹ یونین کونسل میں کوئی فنڈ مختص نہ کیا گیا لیکن یونین کونسل کی سطح پر ٹاؤن ہذا اور محکمہ ہیلتھ کی مدد سے یونین کونسلز کے علاقوں میں سپرے کر دیا گیا ہے۔

(ب) یونین کونسل نمبر 45 میں مندرجہ ذیل فنڈز خرچ ہوئے جبکہ یوسی۔46 کو سٹریٹ لائٹ کی مد میں کوئی فنڈ فراہم نہ کیا گیا۔

سال 12۔2011 میں مبلغ 2 لاکھ روپے سٹریٹ لائٹ پر خرچ ہوئے۔

13۔2012 میں مبلغ 6 لاکھ روپے سٹریٹ لائٹس پر خرچ ہوئے۔

مندرجہ فنڈ بذریعہ ٹینڈر DGPR استعمال کیا گیا۔

(ج) یونین کونسل 45 کے حلقہ میں سٹریٹ لائٹ لگوائی گئی لیکن ان لائٹس کا بل یوسی ادا نہیں کرتی بلکہ متعلقہ ٹاؤن ادا کرتا ہے۔

(د) یونین کونسل کی سطح پر برائے سال 12۔2011 اور 13۔2012 جتنی لائٹس خرید کی گئیں وہ تمام علاقہ میں لگائی گئی ہیں کسی قسم کا اضافی اندراج نہیں کیا گیا۔

(ہ) یونین کونسل 45 برائے سال 13۔2012 کا ابھی آڈٹ نہیں ہوا پچھلے سال کا آڈٹ ہو گیا ہے۔آڈٹ رپورٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ یونین کونسل نمبر 46 میں پچھلے پانچ سال کا آڈٹ لوکل فنڈ آڈٹ کی جانب سے کیا گیا مگر آڈٹ رپورٹس یونین کونسل کو فراہم نہ کی گئی ہیں۔

ضلع اوکاڑہ: میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا کو فنڈز کی فراہمی و ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*1578: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز کن مدات میں فراہم کئے گئے، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) یہ فنڈز کن کن مدات میں کتنے کتنے خرچ کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان فنڈز سے علاقے میں کون کون سے ترقیاتی کام ہوئے، کام و مقام اور ان پر آنے والے اخراجات سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) ان میں سے کتنے کام ایسے ہیں جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ان کاموں کا تخمینہ لاگت، مدت تکمیل کیا تھی اور اب یہ کام کن مراحل میں ہیں؟

(و) یہ ترقیاتی کام کن کن افسران واہلکاران کی نگرانی میں ہوئے،ان کے نام،عہدہ،گریڈ سے آگاہ کریں؟

(ز) ان ترقیاتی کاموں میں مٹیریل کے استعمال کی فائنل انسپکشن کی منظوری کن کن افسران و اہلکاران نے دی،ان کے نام،عہدہ،گریڈ سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات درج ذیل ہے:

سال	رقم
2008-09	–
2009-10	–
2010-11	4.00لاکھ روپے(برائے تعمیر سولنگ،نالی،مرمت دفتر سی او یونٹ حویلی لکھا)
2011-12	14.00لاکھ روپے(برائے تعمیر ٹف ٹائل،نالی،سولنگ،پی سی سی وغیرہ حویلی لکھا)
2012-13	2.50لاکھ روپے(تعمیر ٹف ٹائل حویلی لکھا)
2013-14	–

(ب)اخراجات کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے:

سال	ترقیاتی کام و مقام	رقم
2009-10	–	–
2010-11	تعمیر سولنگ نالی تحسین ٹاؤن محلہ عیدہ گاہ حویلی لکھا	3لاکھ
	تعمیر دفتر مرمت سی یونٹ حویلی لکھا تعمیر ٹف ٹائل گلی	1لاکھ
2011-12	تعمیر ٹف ٹائل گلی جہانگیر زرگر والی حویلی لکھا	3لاکھ
	پی سی سی گلی /ایکسچینج والی حویلی لکھا	5لاکھ
	پی سی سی گلی نیشنل بنک والی حویلی لکھا	3لاکھ
	ٹف ٹائل گلی میاں جہانگیر والی حویلی لکھا	3لاکھ
2012-13	ٹف ٹائل سر کلر روڈ حویلی لکھا	2.50لاکھ
2013-14	–	–

(ج) تفصیل جز(ب)میں درج ہے۔

(د) تمام کام موقع پر مکمل ہو چکے ہیں۔

(ہ) پانچ سالوں کے دوران کئے گئے کام ہائے کی کل لاگت 20.50لاکھ روپے تھی۔میعاد تکمیل دو ماہ تھی۔تمام کام موقع پر مکمل ہو چکے ہیں۔

(و) ترقیاتی کام جن افسران کی نگرانی میں ہوئے نام، عہدہ درج ذیل ہیں:

نام	عہدہ مع سکیل
ملک اعجاز الرحمٰن	BS-16
اکرم حیات	BS-11سب انجینئر
چودھری محمد اشرف	BS-17تحصیل آفیسر (آئی اینڈ ایس) ٹی ایم دیپالپور

(ز) ان ترقیاتی کاموں میں مٹیریل کے استعمال کی فائنل انسپکشن کی منظوری جن افسران و اہلکارنے دی ان کے نام، عہدہ گریڈ درج ذیل ہیں:

نام	عہدہ مع سکیل
ملک اعجاز الرحمٰن	BS-16
اکرم حیات	BS-11سب انجینئر
چودھری محمد اشرف	BS-17تحصیل آفیسر (آئی اینڈ ایس) ٹی ایم دیپالپور

سیالکوٹ: شاہ ولی پارک کی تعمیر کی تفصیلات

*1728: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسکہ (سیالکوٹ) شاہ ولی پارک کے نام سے ایک پارک کی تعمیر کا کام کب شروع کیا گیا تھا؟

(ب) اگر شروع نہیں کیا گیا تو اس پر حکومت کب تک کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسکہ میں واقع شاہ ولی اللہ پارک عوامی روڈ کی تعمیر کے سلسلہ میں ٹی ایم اے ڈسکہ نے ساڑھے تین کڑور روپے کا تخمینہ بنار کھا تھا کل رقبہ 65 کنال ہے بعد ازاں ڈی سی او سیالکوٹ اور کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن گوجرانوالہ اسسٹنٹ کمشنر /ایڈمنسٹریٹر ٹی ایم اے ڈسکہ کی ذاتی کاوشوں کی وجہ سے مذکورہ بالا منصوبہ کی تعمیر و تکمیل بذریعہ پرائیویٹ سیکٹر میسرز میجر ریٹائرڈ عامر ملک چیف ایگزیکٹو سٹی ہاؤسنگ نے وعدہ فرمایا کہ وہ مفاد عامہ کے لئے اس پارک کی تعمیر کروائیں گے جس پر صاحب موصوف نے اپنی ذاتی تعمیراتی فرم کی وساطت سے کام کا آغاز بھی کر دیا تھا مگر بعد میں نامعلوم وجوہات کی بناء پر کام بند کر دیا گیا۔

(ب) ٹی ایم اے ڈسکہ نے مالی سال 16-2015 کے بجٹ میں پارک کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ روپے مختص کئے ہیں جس کا ٹینڈر اشتہار مورخہ 26.08.2015 میں لگایا جا چکا ہے۔ جس

کے ٹینڈرز مورخہ14.09.2015 کو ہوں گے ٹینڈرز کے بعد مذکورہ پارک پر کام شروع کروا دیاجائے گا۔

لاہور: بکر منڈی، سلاٹر ہاؤس کا ٹھیکہ و دیگر تفصیلات

*1889: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کی بکر منڈی، سلاٹر ہاؤس اور لوڈنگ فیس کا ٹھیکہ سال13۔2012 میں کتنے کا نیلام ہوا تھااور کتنی رقم حکومتی خزانہ میں جمع کروائی گئی ہے؟

(ب) بکر منڈی، سلاٹر ہاؤس اور لوڈنگ فیس کے حصول کے لئے کتنا عملہ بھرتی کیا گیاہے۔مذکورہ عرصہ کے لئے ان کی تنخواہوں اور دیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بکر منڈی برائے سال13۔2012 کا ٹھیکہ مبلغ15کروڑ25لاکھ روپے اورلوڈنگ فیس برائے سال13۔2012 کا ٹھیکہ مبلغ3کروڑ60لاکھ روپے میں نیلام ہوا تھا۔ ٹھیکہ جات کے تمام واجبات خزانہ اقبال ٹاؤن میں جمع ہو چکے ہیں جبکہ سلاٹرنگ کی ذمہ داریPAMCO کو تفویض کر دی گئی ہے۔

(ب) بکر منڈی اور لوڈنگ فیس کی وصولی کے لئے بکر منڈی اسٹیبلشمنٹ میں سابقاایم ایل سی سے آئے ہوئے35ملازمین اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں نئی تقرری نہ کی گئی ہے۔ان ملازمین کی سالانہ تنخواہ تقریباً80لاکھ روپے اداہوئی تنخواہ کی ادائیگی بذمہ ٹھیکیدار تھی۔

ڈسکہ شہر میں قائم ڈسپوزل پمپ کی منتقلی کا مسئلہ

*1904: جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ سٹی میں عوامی روڈ ڈسکہ پر ایک ڈسپوزل ورکس بہت پرانا ہے، جس کا موٹروں والا کمرہ سڑک سے چار فٹ تک نیچا ہے، بارش کا پانی موٹروں والے کمرہ میں داخل ہو جاتا ہے اور موٹریں بند ہونے پر شہر میں نکاسی آب کا نظام بند ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ڈسپوزل ورکس شہری آبادی کے درمیان آچکا ہے۔شدید بدبو کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کا جینا محال ہے۔کیا حکومت اس ڈسپوزل ورکس کو فی الفور راجہ گھمان سائفن کے قریب شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ڈسکہ سٹی میں عوامی روڈ ڈسکہ پر ڈسپوزل ورکس بہت پرانا ہے اور موٹروں والا کمرہ سڑک سے چار فٹ تک نیچا ہے اور اس میں پانی کھڑا ہوجاتا ہے لیکن اب نیا پمپ ہاؤس تعمیر ہوچکا ہے اور بہتر طریقہ سے کام کر رہا ہے جس وجہ سے اب نکاسی آب کے نظام کا کوئی مسئلہ نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ یہ ڈسپوزل ورکس شہری آبادی میں آچکا ہے اور اس کی بدبو بھی ہے اور اس کا پانی راجہ گھمان سائفن سے ہوکر سیلابی نالہ میں گر جاتا ہے۔ڈسپوزل ورکس کو راجہ گھمان سائفن کے قریب شفٹ کرنے کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے چھ کروڑ روپے کا تخمینہ تیار کیا تھا لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے یہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا۔ٹی ایم اے ڈسکہ کے مالی وسائل بہت محدود ہیں تاہم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو درخواست کی گئی ہے کہ عوام الناس کی خاطر مذکورہ ڈسپوزل کی جگہ فی الفور تبدیل کی جائے کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور: ضلعی حکومت کی دکانوں کی نیلامی کی تفصیلات

*2049: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں ضلعی حکومت کی ملکیتی دکانیں کتنی ہیں نیز یہ دکانیں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) سال 2011 میں ضلعی حکومت نے ان تمام دکانوں کی نیلامی کتنے میں کی اور حکومت کے خزانہ میں کل کتنی رقم جمع ہوئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلعی حکومت کی ملکیتی 1581 عدد دکانات ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بارہ عدد دکانات واقع نزد سروسز ہسپتال انڈر پاس جیل روڈ محکمہ نے بذریعہ نیلام کمیٹی مبلغ۔/5,39,50,000 روپے میں فروخت کیا گیا تھا ان میں دو عدد دکانات کے خریدار نے اپنے ذمہ تمام واجب الادا رقم داخل خزانہ کرواکر محکمہ سے قبضہ حاصل کر لیا تھا جبکہ دو عدد دکانات کا کیس سول کورٹ میں زیر کارروائی ہے اور بقایا آٹھ عدد دکانات کے خریداران نے معاہدہ کے مطابق بقایا رقم کی ادائیگی نہ کی ہے جس بناء پر محکمہ نے کارروائی کرتے ہوئے ان دکانات کی نیلامی کو منسوخ کر دیا اور جمع شدہ رقم بحق سرکار ضبط کر لی گئی۔ان دکانات کے عوض مبلغ۔/1,21,83,333 روپے خزانہ میں جمع ہوئے تھے۔ نیز 10 عدد دکانات پانی والی ٹینکی اچھرہ لاہور کو بذریعہ نیلام عام مبلغ۔/10,83,52,358 روپے میں فروخت کیا گیا اور خریداران کی جانب سے بولی کے دوران کال ڈیپازٹ مبلغ۔/2,85,000 روپے خزانہ میں جمع کروائے گئے ان دکانات کے متعلق کیس عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: غیر قانونی مذبح خانوں کا قیام و دیگر تفصیلات

*2359: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بے شمار غیر قانونی مذبح خانے قائم ہیں اور قصاب روزانہ کی بنیاد پر اپنی دکانوں کے سامنے جانوروں کو ذبحہ کرتے ہیں؟

(ب) جنوری 2013 سے اب تک متعلقہ محکمہ نے غیر قانونی مذبح خانوں کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے اور کتنے کیسز کا اندراج کیا اور ان کیسز کا کیا نتیجہ نکلا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں مختلف جگہوں پر چھوٹے چھوٹے سرکاری مذبح خانے قائم کر دیئے جائیں تاکہ کسی حد تک غیر قانونی مذبح خانوں کا خاتمہ ہو سکے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) Pamco سلاٹر ہاؤس کے قیام کے بعد غیر قانونی مذبح خانوں کے خلاف مہم تیز کر دی گئی ہے محکمہ لائیو سٹاک کے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (فوڈ سکیورٹی) متعلقہ میٹ انسپکٹر، متعلقہ ٹاؤن کے

ٹی ایم اے اور محکمہ تحفظ ماحول کے افسران مشترکہ ریڈ کرتے ہیں۔ متعلقہ ٹاؤن کے ٹی ایم اے اور محکمہ تحفظ ماحول غیر قانونی مذبح خانوں کو سیل کرتے ہیں ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جنوری 2013 سے اب تک 21 غیر قانونی مذبح خانے سیل کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ کولڈ چین سپلائی کے ذریعہ تمام ٹاؤنز میں گوشت کی سپلائی ائر کنڈیشنڈ آؤٹ لیٹس پر دی جائے اور وہاں قصاب گوشت لے کر ائر کنڈیشنڈ سیل پوائنٹس پر فروخت کر سکیں تاکہ عوام کو معیاری اور سستا گوشت فراہم کیا جا سکے اور قصاب حضرات کو بھی سہولت میسر ہو سکے گی۔ اس طریقہ سے غیر قانونی مذبح خانہ بنانے اور چلانے والوں کی حوصلہ شکنی ہو گی۔

راولپنڈی: سٹریٹ لائٹس کی مد میں بجلی کے بلز کی ادائیگی و دیگر تفصیلات

*2361: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں سٹریٹ لائٹ کی مد میں گزشتہ پانچ سال میں کتنا بجلی کا بل ادا کیا گیا؟

(ب) کیا راول ٹاؤن میں سٹریٹ لائٹ کا میٹر لگا ہوا ہے؟

(ج) راول ٹاؤن راولپنڈی میں کل کتنی سٹریٹ لائٹ لگی ہوئی ہیں اور سٹریٹ لائٹ مین روڈز اور گلیوں میں کتنے واٹ کے بلب لگے ہوئے؟

(د) راول ٹاؤن میں کل کتنی سٹریٹ لائٹ serviceable ہیں اور کتنی خراب ہیں؟

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں میں راول ٹاؤن کے لئے کتنی سٹریٹ لائٹ خریدی گئی ہیں؟

(و) راول ٹاؤن میں گزشتہ پانچ سالوں میں سٹریٹ لائٹ کی مرمت پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) راول ٹاؤن، راولپنڈی میں سٹریٹ لائٹ کی مد میں گزشتہ پانچ سال میں بجلی کا بل سال وار ادا کیا۔

سال وار	ادائیگی
1۔11۔2010	35283298/۔روپے
2۔12۔2011	117521376/۔روپے
13۔3۔2012	87416476/۔روپے
14۔4۔2013	76780734/۔روپے
15۔5۔2014	119833682/۔روپے
ٹوٹل ادائیگی:	436835566/۔روپے

(ب) ٹی ایم اے راولپنڈی ٹاؤن میں سٹریٹ لائٹ کا کوئی میٹر نہ لگا ہوا ہے۔ واپڈا کے ساتھ مشترکہ سروے کرنے کے بعد لوڈ کے مطابق ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ج) ٹی ایم اے ٹاؤن کی حدود میں اس وقت (1 تا 46 یونین کونسلز) میں 22699 عدد سٹریٹ لائٹ لگی ہوئی ہیں۔ مین روڈ پر LED اور 250 واٹ کی لائٹس نصب ہیں جبکہ یونین کونسلز 1 تا 46 میں 25 واٹ انرجی سیور، 45 واٹ انرجی سیور، 125 واٹ مرکری بلب اور 60/30 LED واٹ نصب ہیں۔

(د) ٹی ایم اے راول ٹاؤن کی حدود میں اس وقت تقریباً 13619 عدد لائٹس درست ہیں جبکہ تقریباً 9080 عدد خراب ہیں

نوٹ: ان کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں میں راول ٹاؤن نے 6494 عدد سٹریٹ لائٹس خریدی ہیں۔

(و) راول ٹاؤن میں گزشتہ پانچ سالوں میں سٹریٹ لائٹس کی مرمت کی مد پر رقم

سال وار	ادائیگی
2010۔11	6539731/۔روپے
2011۔12	4541645/۔روپے
2012۔13	1980070/۔روپے
2013۔14	3804412/۔روپے
2014۔15	3280949/۔روپے
ٹوٹل ادائیگی:	20146807/۔روپے

راولپنڈی: نالوں کی صفائی کے لئے مشینوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2372: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں ٹی ایم اے کے پاس نالوں کی صفائی کے لئے کتنی مشینیں موجود ہیں اور جہاں مشین سے صفائی ممکن نہیں وہاں پر کیا بندوبست کیا گیا ہے؟

(ب) راول ٹاؤن میں ٹی ایم اے کے پاس کچرا اٹھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں، موجودہ گاڑیوں میں کتنی ٹھیک اور کتنی خراب ہیں؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں ان گاڑیوں کی دیکھ بھال اور مرمت پر کل کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے مطابق راول ٹاؤن راولپنڈی میں نالوں کی صفائی اور کچرا اُٹھانے کا کام سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے لہٰذا ٹی ایم اے راول ٹاؤن کے پاس صفائی وغیرہ کے لئے کوئی مشینری موجود نہ ہے۔مزید برآں حکومت کی ہدایات پر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی راولپنڈی کا قیام ہوگیا ہے جو کہ گلیوں، سڑکوں اور نالوں کی صفائی اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

(ب) ٹی ایم اے راول ٹاؤن کے پاس کوڑا اُٹھانے والی کوئی گاڑی نہ ہے۔

(ج) کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

ضلع راولپنڈی: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو بجٹ کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*2593: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کیمونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ضلع راولپنڈی کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) مذکورہ بجٹ کو کہاں کہاں استعمال کیا گیا؟

(ج) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ضلع راولپنڈی میں کل کتنے ڈیلی ویجز ملازمین کس کس گریڈ میں کام کتنے عرصہ سے کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انچارج ڈیلی ویجز ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں سالانہ کروڑوں روپے کی کرپشن کر رہا ہے؟

(ہ) اگر جز (د) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ اہلکار کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ضلع راولپنڈی کا 13۔2012 کے دوران کل بجٹ 661,328,492/۔ روپے تھا۔

(ب) مذکورہ بجٹ سے 377,126,799/۔ روپے تنخواہوں پر خرچ ہوئے اور 284,201,693/۔ روپے آپریشنل خرچہ ہوا۔

(ج) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ میں خالی اسامی پر ڈیلی ویجز ملازمین بھرتی کئے جاتے ہیں ان کا کوئی گریڈ نہ ہوتا ہے۔ ان کی تعداد ضرورت کے تحت کم زیادہ کی جاتی ہے۔ اس وقت سٹی ڈسٹرکٹ راولپنڈی کے ماتحت 721 ڈیلی ویجز ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) کسی شکایت کی صورت میں محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ضلع راولپنڈی: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ میں گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2594: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ضلع راولپنڈی کے انچارج کا نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ضلع راولپنڈی کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ گاڑیاں جن لوگوں کے زیر استعمال ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ تفصیل سے بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انچارج ڈیزل اور گاڑیوں کی مرمت کی مد میں سالانہ کروڑوں روپے کی کرپشن کر رہا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ اہلکار کے خلاف محکمانہ کارروائی کروانے اور اہلکار کو فوری طور پر تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے انچارج کا نام عرفان احمد قریشی ہے جن کا گریڈ MP-II ہے اور وہ مینجنگ ڈائریکٹر کے عہدہ پر کام کر رہے ہیں۔ مذکورہ آفیسر یکم جنوری 2014 کو اس عہدہ پر تعینات ہوئے۔

(ب) راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی 19 عدد گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	رجسٹریشن نمبر	گاڑی ماڈل	زیر استعمال	گریڈ
1۔	RIJ-60	کرولا	مینجنگ ڈائریکٹر	MP-2
2۔	RIJ-65	کلٹس	کمپنی سیکرٹری	MP-4
3۔	RIJ-66	کلٹس	چیف فنانس آفیسر	MP-4
4۔	RIJ-50	کرولا	سینئر سٹاف	MP-1-7
5۔	RIJ-67	کلٹس	سینئر سٹاف	MP-1-7
6۔	RIJ-5050	کلٹس	سینئر سٹاف	MP-1-7
7۔	RIJ-49	کلٹس	سینئر سٹاف	MP-1-7
8۔	RIJ-52	مہران	مینجرز	MP-7
9۔	RIJ-53	مہران	مینجرز	MP-7
10۔	RIJ-54	مہران	مینجرز	MP-7
11۔	RIJ-56	مہران	مینجرز	MP-7
12۔	RIJ-57	مہران	مینجرز	MP-7
13۔	RIJ-58	مہران	مینجرز	MP-7
14۔	RIJ-59	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11
15۔	RIJ-61	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11
16۔	RIJ-62	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11
17۔	RIJ-63	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11
18۔	RIJ-64	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11
19۔	RIJ-66	بولان	آپریشن سٹاف	MP-9-11

(ج) درست نہ ہے۔

(د) جواب بمطابق جز(د) ہے۔

صوبہ کے بڑے شہروں میں پارکنگ کے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*2612:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام بڑے شہروں میں پارکنگ کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے اور صوبہ بھر میں کاریں اور دیگر سواریاں پارک کرنے کا کوئی جدید منصوبہ بھی زیر غور نہیں ہے؟

(ب) لاہور کے علاوہ صوبہ کے کن کن شہروں میں اب تک کتنے پارکنگ پلازہ کی تعمیر کی اجازت حکومت نے دی ہے یا خود تعمیر کئے ہیں صوبہ پنجاب میں پارکنگ کی صورتحال سے نمٹنے کے لئے کیا ٹھوس منصوبہ بندی کی جارہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر شہروں میں زیادہ تر پارکنگ سٹینڈز غیر قانونی ہیں اور ان پر unauthorized persons نے قبضہ کیا ہوا ہے۔اکثر اوقات اتھارٹیز کی طرف سے مقرر کردہ پارکنگ کے ٹھیکیدار بھی طے شدہ پارکنگ فیس سے کم از کم دگنا پارکنگ فیس وصول کرتے ہیں، حکومت نے اس کے سدباب کا کیا انتظام کیا ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ صوبہ کے اکثر بڑے شہروں میں پارکنگ کا باقاعدہ انتظام نہ ہے البتہ مندرجہ ذیل شہروں میں پارکنگ پلازہ تعمیر کئے گئے ہیں یا کئے جارہے ہیں۔

لاہور

لبرٹی پارکنگ پلازہ، ڈی گراونڈ رنگ محل، شاہ عالمی پارکنگ پلازہ تعمیر کئے گئے ہیں جو باقاعدگی سے پارکنگ سہولیات فراہم کررہے ہیں۔

ملتان

ماسٹر پلان میں دو جگہ، حسین آگاہی اور لوہاری گیٹ کے نزدیک، پارکنگ پلازہ کی تعمیر کو ماسٹر پلان میں شامل کیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ

سٹی ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ نے حال ہی میں گوندلانوالہ اڈا پر پارکنگ پلازہ کی تعمیر شروع کررکھی ہے۔

راولپنڈی

آر ڈی اے نے کمرشل ایریا راجا زار، فوارہ چوک پر ایک کثیر المنزل پارکنگ پلازہ کی تعمیر شروع کر رکھی ہے جس کے پہلے دو فلور پر پارکنگ کی جارہی ہے۔

(ب) جواب بمطابق جز (الف)

(ج) درست نہ ہے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں غیر قانونی پارکنگ کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے اور کسی بھی غیر قانونی پارکنگ پر فوری طور پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

لاہور: گورنمنٹ بوائز ہائی سکول باغبانپورہ اور میجر جمیل (شہید) روڈ پر تجاوزات کی بھرمار و دیگر تفصیلات

*2654: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول باغبانپورہ لاہور اور میجر جمیل (شہید) روڈ پر چند عناصر نے ناجائز تجاوزات قائم کی ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ کی شمالی دیوار کے ساتھ واقع فٹ پاتھ پر پھل فروشوں نے قبضہ جمار کھا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب مذکورہ بالا مسائل کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے مذکورہ روڈ پر کوئی پختہ تجاوزات نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے تجاوزات کے خاتمہ کے لئے ٹی ایم اے نے گورنمنٹ ہائی سکول کے باہر کیمپ قائم کیا ہوا ہے۔ تصاویر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی ہدایات پر ٹی ایم اے ہمہ وقت مذکورہ بالا مسائل کو حل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

گجرات: لگائے گئے فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2674: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) گجرات شہر میں کتنے فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں نصب ہیں،ان میں سے کتنے چالو حالت میں ہیں اور کتنے کب سے بند پڑے ہیں اور ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ان پلانٹس کی دیکھ بھال پر کتنا عملہ مامور ہے ان کے نام،عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) ان پلانٹس کا فلٹر کتنے عرصہ بعد تبدیل کیا جاتا ہے؟

(د) ان پلانٹس کی تنصیب پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(ہ) جو پلانٹس بند ہیں ان کو کب تک چلا دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گجرات شہر میں کل 57 عدد فلٹریشن پلانٹس ہیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔54 عدد پلانٹس چالو حالت میں ہیں تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ تین عدد پلانٹس چالو حالت میں نہ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	فلٹریشن پلانٹ جس جگہ نصب ہیں	مدت عرصہ	بند ہونے کی وجہ
1۔	ٹبی مرالاں	3 سال سے بند ہے	بجلی کا کنکشن نہ ہے
2۔	گلی راڈ فین	3 سال سے بند ہے	بجلی کا کنکشن نہ ہے
3۔	حسن پورہ	1 سال سے بند ہے۔	پلانٹ کے ساتھ پارکنگ پلازہ زیر تعمیر ہے

(ب) ان پلانٹس کی دیکھ بھال پر تقریباً 103 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فلٹریشن پلانٹس کے فلٹر تقریباً دو ماہ بعد تبدیل کئے جاتے ہیں۔

(د) ایک فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب پر پندرہ لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔

(ہ) ٹی ایم اے گجرات نے ڈیمانڈ نوٹس جمع کروا دیئے ہیں لہٰذا جلد بند پلانٹس چالو کر دیئے جائیں گے۔

گوجرانوالہ:گلشن اقبال پارک کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2763: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلشن اقبال پارک گوجرانوالہ انتظامیہ کی بے حسی کے باعث ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پارک میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔لائٹ ٹاور ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پارک میں دن رات نشہ کرنے والے افراد بیٹھے رہتے ہیں اور آوارہ کتوں کا راج ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک کی جھیل میں کئی ماہ سے گندا پانی کھڑا ہے جس کی وجہ سے پورے پارک میں بدبو پھیلی ہوئی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک میں کوئی سکیورٹی کا انتظام نہ ہے جس کے باعث پارک میں آنے والی فیملیوں کو آوارہ لڑکے تنگ کرتے ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک کی کنٹین پر تمام اشیاء ڈبل ریٹ پر فروخت کی جا رہی ہیں اور وہاں پر اشیاء بھی ناقص ہوتی ہیں؟

(ز) مذکورہ بالا مسائل کے حل کے لئے حکومت کوئی مثبت اقدامات اٹھانے اور پارک کی بدترین صورتحال کے ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے حال ہی میں گلشن اقبال پارک کے فٹ پاتھ پر ٹف ٹائل لگائی گئی ہے فٹ پاتھ کے کچھ حصہ پر ٹف ٹائل لگانا مقصود ہے جس کے لئے نئے بجٹ میں تخمینہ رکھا گیا ہے جو کہ مبلغ۔/3250000 روپے ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے پارک میں صفائی کی صورتحال ٹھیک ہے اور پارک میں روزانہ کی بنیاد پر صفائی ہوتی ہے بیس عدد نئے لائٹ ٹاور لگا دیئے گئے ہیں جو کہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھے۔

(ج) مذکورہ پارک میں سکیورٹی عملہ کے ساتھ ساتھ پولیس کے اہلکار بھی تعینات ہیں جس وجہ سے نشہ کرنے والے افراد اور آوارہ کتوں کی موجودگی ناممکن ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ہ) پارک میں سکیورٹی عملہ / گارڈ تین شفٹوں میں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

(و) اس پارک میں کنٹین پر تمام اشیاء مارکیٹ ریٹ کے مطابق فروخت ہوتی ہیں اور اگر کسی چیز کے ریٹ پر شکایت ہو تو اس کی شکایت کا فوری ازالہ بھی کیا جاتا ہے۔

(ز) پارک کی انتظامی صورتحال بہتر ہے لہٰذا حکومت کسی بھی کارروائی کا ارادہ نہیں رکھتی۔

سرگودھا: ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ کا حجم و دیگر تفصیلات

*2774: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی سی او سرگودھا کے زیر استعمال ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ کا حجم برائے سال 13۔2012 اور 14۔2013 کی تفصیلات کیا ہے؟

(ب) کیا مندرجہ بالا بجٹ ای ڈی او فنانس کے ذریعے خرچ کیا جاتا ہے؟

(ج) سال 12۔2011 اور سال 14۔2013 کے دوران کن کن مدات میں اخراجات کئے گئے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 13۔2012 اور 14۔2013 کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(ملین روپے)

	غیر ترقیاتی بجٹ	ترقیاتی بجٹ
سال 13۔2012	8275.282	719.631
سال 14۔2013	8595.392	764.345

(ب) نہیں۔ بجٹ متعلقہ محکمہ کے Drawing & Disbursement Officers کے ذریعے خرچ ہوتا ہے۔

(ج) سال 12۔2011 اور سال 14۔2013 کے دوران جن مدات میں اخراجات کئے گئے ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد: سینٹری انسپکٹرز و سینٹری ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2779: شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں ٹاؤن وار سینٹری انسپکٹرز و سینٹری ورکرز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اکثر سینٹری ورکرز فیلڈ کی بجائے افسران کے گھروں میں کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے گلی، محلوں میں صفائی کی صورتحال انتہائی ابتر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینٹری انسپکٹر، سینٹری ورکرز کی ماہانہ تنخواہ سے منتھلی کے نام سے کٹوتی کرتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مسائل کے تدارک کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد شہر کے چار بڑے ٹاؤنز (اقبال ٹاؤن، جناح ٹاؤن، لائل پور ٹاؤن اور مدینہ ٹاؤن) میں فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں سینٹری ورکرز، سینٹری انسپکٹر / سپروائزرز اور زونل آفیسرز کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

i۔	سینٹری ورکرز	742
ii۔	سینٹری سپروائزرز / انسپکٹرز	27
ii۔	زونل آفیسرز	10

اقبال ٹاؤن فیصل آباد

i۔	سینٹری ورکرز	596
ii۔	سینٹری سپروائزرز / انسپکٹرز	21
ii۔	زونل آفیسرز	9

جناح ٹاؤن فیصل آباد

i۔	سینٹری ورکرز	708
ii۔	سینٹری سپروائزرز / انسپکٹرز	26
ii۔	زونل آفیسرز	10

لائل پور ٹاؤن فیصل آباد

i۔	سینٹری ورکرز	602
ii۔	سینٹری سپروائزرز / انسپکٹرز	16
ii۔	زونل آفیسرز	7

جبکہ ضلع فیصل آباد کی دیگر تحصیل / ٹاؤنز میں سینٹری انسپکٹر اور سینٹری ورکرز کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن سمندری

سمندری ٹاؤن میں ایک چیف سینٹری انسپکٹر تعینات ہے اور سینٹری انسپکٹر کی سیٹ خالی ہے اور سینٹری ورکرز کی تعداد 105 ہے۔

ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن چک جھمرہ

چک جھمرہ ٹاؤن میں ایک سینٹری انسپکٹر تعینات ہے اور سینٹری ورکرز کی تعداد 64 ہے جن میں سے چار مستقل ملازم ہیں اور ساٹھ روزانہ اجرت / ورک چارج ملازمین ہیں۔

ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن تاندلیانوالہ

تاندلیانوالہ ٹاؤن میں کل 86 سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں جن میں 66 مستقل اور 20 عدد عارضی یعنی ورک چارج ملازمین ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) جز ہائے بالا کے جواب اثبات میں نہ ہیں۔ حکومت تمام مسائل کے حل کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات

*2797: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پچھلے پانچ سالوں میں کل کتنی ترقیاتی سکیمیں شروع ہوئیں اور کتنی نامکمل ہیں؟

(ب) کیا حکومت نامکمل سکیموں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مالی سال 2010 تا 2015 محکمہ لوکل گورنمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے 31 سکیمیں شروع کیں جو کہ تمام مکمل ہو چکی ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مذکورہ پی پی۔87 میں ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ نے پچھلے پانچ سالوں میں 124 ترقیاتی سکیمیں شروع کیں تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی 15-2014 میں دو سکیمیں نامکمل ہیں باقی تمام سکیمیں مکمل ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر:اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔جناب محمد سبطین خان کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 864 ہے۔

اٹک:صوبائی وزیر کے ڈیرے پر خود کش حملہ اور ہلاکتوں سے متعلقہ تفصیلات

864:**جناب محمد سبطین خان**:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 17-08-2015 کی خبر کے مطابق اٹک کے گاؤں شادی خان میں پنجاب کے وزیر داخلہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کے ڈیرے پر خود کش دھماکے میں وزیر داخلہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ،ڈی ایس پی حضرو شوکت گیلانی سمیت 22 افراد شہید اور سکیورٹی اہلکاروں سمیت 20 سے زائد افراد زخمی ہو گئے؟

(ب) اب تک تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر:جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر!مقدمہ کی تفتیش ریاض نذیر ایس ایس پی (انوسٹی گیشن) سی ٹی ڈی، پنجاب کی سربراہی میں JIT کر رہی ہے۔ جائنٹ انوسٹی گیشن ٹیم مقامی پولیس اور دیگر intelligence agencies کی مدد سے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے مقدمہ کی تفتیش کو آگے بڑھا رہی ہے جبکہ مقامی پولیس اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے JIT کو تفتیش میں ہر قسم کی مدد اور تعاون فراہم کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!یہ معاملہ چونکہ بڑا ہی sensitive نوعیت کا ہے۔جس گروہ یا کالعدم تنظیم نے اس معاملے میں ایک vital role ادا کیا اس کی نشاندہی ہو چکی ہے۔خود کش حملہ آور جس موٹر سائیکل پر وقوعہ کی جگہ تک یعنی کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کے ڈیرہ تک پہنچا تھا وہ بعد میں trace ہو گئی اور اس کی مدد سے ایک گروپ trace ہوا جو کہ آفتاب گروپ کے نام سے جانا جاتا ہے اور وہ وہاں مقامی طور پر TTP کا گروہ ہے۔ان کی نشاندہی ہو چکی ہے۔اس سے پہلے بھی ایک مقدمہ میں اس گروہ کے کچھ ملزمان گرفتار ہوئے تھے تو ان کو بھی جیل سے نکلوا کر تفتیش کا عمل آگے بڑھایا جا رہا ہے۔اس میں کافی حد

تک positive progress ہوئی ہے لیکن بعض چیزوں کو اس مقصد کے لئے کہ تفتیش کا عمل آگے بڑھایا جاسکے فی الوقت share یا on air نہیں کیا جاسکتا۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کو حکومت پنجاب کی طرف سے اور on behalf of Counter Terrorism Department یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ بھرپور توجہ اور محنت سے اس تفتیش کے عمل کو آگے بڑھایا جارہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان ملزمان کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک بات کرنی چاہوں گا۔ ہمارے وزیر داخلہ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ ایک بڑے سچے اور محب وطن پاکستانی تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے صوبے اور ملک پاکستان کے لئے شہید ہوئے ہیں۔ میں رانا ثناء اللہ خان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ انتہائی sensitive issue ہے اور اسی وجہ سے وہ کچھ باتیں on the floor of the House نہیں کرنا چاہتے تاکہ تفتیش متاثر نہ ہو لیکن میں یہ چاہوں گا کہ جب تک اس حوالے سے سارے ملزمان گرفتار نہیں ہو جاتے اس وقت تک اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending رہنے دیں۔ شہید کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ ہمارے ساتھی اور ایک thorough gentleman تھے۔ جب تک اس مقدمہ کی تفتیش مکمل نہیں ہوتی اور ملزمان گرفتار نہیں ہوتے اس وقت تک اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending رہنے دیا جائے۔ جب تفتیش مکمل ہو جائے گی اور ملزمان گرفتار ہو جاتے ہیں تو پھر ان کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی اور آگے عدالتوں کا کام شروع ہو جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی pendency سے جو مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ویسے ہی حاصل ہو جائے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے تو توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس پر کسی صورت میں توجہ کم ہو گی۔ جب اس معزز ایوان میں کوئی بھی معزز ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرے گا تو اس سے متعلق جو بھی صورتحال ہو گی وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس ایوان کے سامنے رکھی جائے گی۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ اس مقدمہ میں جیسے جیسے کوئی پیشرفت ہو گی وہ اس ایوان سے share کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 870، میاں طارق محمود کا ہے۔

حافظ آباد میں ڈکیتی کے دوران ڈاکوؤں کی فائرنگ
سے شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

870 : **میاں طارق محمود:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 29۔اگست 2015ٹی وی چینل "وقت"کی خبر کے مطابق حافظ آباد تحصیل پنڈی بھٹیاں کے موضع کھڑین میں دوران ڈکیتی مزاحمت پر ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے ممتاز ولد اصغر علی کو ہلاک کر دیااور مقدمہ درج ہونے کے باوجود پولیس سے ابھی تک ملزمان گرفتار نہیں ہو سکے ؟

(ب) اس سلسلہ میں پولیس نے آج تک جو کارروائی کی ہے اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے۔یہ وقوعہ ہوا ہے اور ایف آئی آر میں پانچ کس نامعلوم ملزمان نامزد کئے گئے تھے۔

(ب) پولیس بھرپور توجہ دیتے ہوئےscientificخطوط پر تفتیش عمل میں لائی ہے۔اس میں Call trafficking and Geo-fencing technologyکو تحرک میں لایا گیا جس سے ملزمان کا سراغ مل چکا ہے۔اس میں جو ملزمانidentifyہوئے ہیں ان میں نذیر احمد ولد اللہ دتہ قوم مسلم شیخ، محمد آصف ولد مجاہد قوم عاصی، علی حسن ولد اقبال قوم عاصی ساکنان چکیر اعاصیاں، طاہر عباس ولد محمد نواز قوم مسلم شیخ اور محمد اقبال عرف بالی قوم مسلم شیخ شامل ہیں۔یہ ملزمانtraceہوئے ہیں اور ان میں سے نذیر احمد، طاہر عباس اور محمد اقبال کو گرفتار کر کے شناخت پریڈ کے لئے جیل بھیجا گیا ہے۔جونہی شناخت پریڈ کا عمل مکمل ہوتا ہے تو ان ملزمان کو دوبارہ جسمانی ریمانڈ پر حاصل کر کے تفتیش کے عمل کو آگے بڑھایا جائے گا اور اس مقدمہ کی تفتیش کو یکسو کر کے بہت جلد عدالت میں چالان پیش کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق محترمہ راحیلہ انور کی ہے جو کہ انہوں نے تحریک استحقاق pending کروائی تھی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میری اس تحریک استحقاق کو pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترمہ راحیلہ انور کی تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمارے 32/33 معزز ممبران کی طرف سے ایک تحریک التوائے کار جمع کرائی گئی ہے اُس تحریک التوائے کار کو آج take up کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ہمیں تو آپ کی کوئی تحریک التوائے کار نہیں ملی۔ یہ تحریک التوائے کار آپ نے ابھی دی ہو گی؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے یہ تحریک التوائے کار ابھی نہیں دی۔ یہ تحریک التوائے کار ہم نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار میں نے نہیں دیکھی، مجھے اس تحریک التوائے کار کو دیکھ لینے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک التوائے کار ابھی پڑھ دیتا ہوں کیونکہ اس میں دیکھنے والی تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو وزیر قانون دیکھ لیں کہ اس کو entertain کرنا ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! مجھے اس تحریک التوائے کار کو دیکھ لینے دیں تو پھر کل اس تحریک التوائے کار کو لے کر آئیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک pending کرتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر628/15 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، جناب احمد خان بھچر، ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔یہ تحریک التوائے کارmoveہوچکی ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور!

ساہیوال کے بنیادی مراکز صحت کے لئے مختص رقم کا غیر قانونی استعمال

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!شکریہ۔ Nutrition Programme ضلع ساہیوال کے تحت ایک کروڑ10لاکھ 90ہزار روپے بنیادی مراکز صحت پرLabour Room and LHV کی پہلے سے موجود رہائش گاہوں کی مرمت کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کےSDA Accountمیں ٹرانسفر کئے گئے۔ محکمہ صحت ساہیوال نے10بنیادی مراکز صحت کی نشاندہی کی جس پر محکمہ بلڈنگ ساہیوال نے اُن کی مرمت کے لئے rough cost estimate تیار کئے جو کہ بعد ازاں ڈی سی او ساہیوال کو برائے منظوری اور administrative approval کے لئے بھجوائے گئے۔Administrative approval کے بعد بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے ان کی مرمت کروائی۔ حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے SDA Accountsمیں جو رقمrelease کی اُس کو قواعد و ضوابط کے مطابق اورAdministrative approval کے مطابق خرچ کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر657/15جناب محمد ناصر چیمہ، سردار وقاص حسن موکل، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔جی، جناب محمد ناصر چیمہ!

نارنگ منڈی میں آلودہ پانی پینے سے لوگ ہیپاٹائٹس، جگر و کینسر جیسے موذی امراض کا شکار

جناب محمد ناصر چیمہ: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ

روزنامہ "دنیا" مورخہ 6۔جولائی 2015 بروز بدھ کی خبر کے مطابق نارنگ منڈی سرکاری نلوں میں گندا، زنگ آلودہ اور گٹر ملا پانی مہلک امراض کا باعث بننے لگا جس کی وجہ سے ہر چوتھا شہری ہیپاٹائٹس، جگر اور کینسر جیسے موذی امراض کا شکار ہو رہا ہے۔اس صورتحال پر شہریوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ شہریوں نے آلودہ پانی سے بھری بوتلیں اُٹھا کر احتجاجی مظاہرہ کیا اور ممبران اسمبلی سے واٹر سپلائی سکیم کے تحت نئے پائپ بچھانے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ موجودہ واٹر سپلائی پائپ جو کہ 60 سال پرانے ہیں اور جگہ جگہ سے پھٹ چکے ہیں۔زیر زمین گلے سڑے پائپوں میں گٹر ملا تعفن زدہ پانی گھروں کے نلوں میں آ رہا ہے اور شدید بدبو کے باعث غریب طبقہ یہ گندا اور زہریلا پانی پینے پر مجبور ہے۔واضح رہے کہ اب تک کئی انسانی جانیں آلودہ پانی پینے کی وجہ سے ضائع ہو چکی ہیں اور بڑی تعداد میں لوگ مہلک امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔فوری طور پر نئے پائپ نہ بچھائے گئے تو مہلک امراض میں اضافہ ہو سکتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 668/15 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔

ایکسیئن بھکر کینال ڈویژن کی ملی بھگت سے محکمہ آبپاشی میں تین کروڑ روپے کی خُورد بُرد

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 8۔جولائی 2015 کی خبر کے مطابق ایکسیئن بھکر کینال ڈویژن کی ملی بھگت سے محکمہ آبپاشی کو 3 کروڑ سے زائد کا ٹیکہ لگایا گیا جس پر محکمہ نے انکوائری کرنے کی بجائے آنکھیں بند کر لیں۔محکمہ آبپاشی کے ذرائع کے مطابق بھکر کینال ڈویژن کے ایگزیکٹو انجینئر نے سٹاک رجسٹر میں 3 کروڑ 15 لاکھ سے زائد کی رقم ظاہر کی جبکہ حقیقت میں اتنی مالیت کا سامان سٹور میں موجود نہیں تھا، سب ڈویژن نے سٹاک اکاؤنٹس کی تفصیلات جمع کروائیں اور نہ ہی اس غفلت پر کوئی جواز پیش کیا کہ کن

وجوہات کی بنیاد پر سٹاک رجسٹر update نہیں کیا گیا۔ اس بے ضابطگی پر محکمہ کی طرف سے بعد میں جواب دیا گیا کہ سٹاک میں جو پتھر موجود ہونا چاہئے تھا وہ اسی سب ڈویژن کی حدود میں کہیں اور پڑا ہوا تھا جس پر محکمہ کی کمیٹی نے یہ جواب مسترد کر دیا۔ کمیٹی نے ہدایت کی کہ محکمہ آڈٹ کے ساتھ مل کر تیس دن کے اندر دوبارہ سے سٹاک رجسٹر کی تصدیق کی جائے لیکن اس پر محکمہ کی طرف سے کوئی جواب سامنے آیا اور نہ ہی آڈٹ کے ساتھ تعاون کرنے پر محکمہ آبپاشی کے افسران رضامند ہوئے جس کی وجہ سے تین کروڑ روپے سے زائد کی رقم بے ضابطگی کی نذر ہو گئی ہے۔ اس سے صوبہ بھر کی عوام میں تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پتھر کی سپلائی کی مد میں دوران سال 15-2014 بھکر کینال ڈویژن کے ایگزیکٹو انجینئر کے سٹاک رجسٹر میں تین کروڑ 15 لاکھ سے زائد کی رقم کا کہیں اندراج ہے، کوئی پتھر کسی سب ڈویژن کا کسی دوسری سب ڈویژن میں پڑا ہے اور نہ ہی سال 15-2014 میں پتھر کی سپلائی کا تحرک ہوا ہے۔ دوران سال 15-2014 میں بھکر کینال ڈویژن میں پتھر کی سپلائی نہ لی گئی ہے۔ مزید برآں مورخہ 28۔جولائی 2015 کو پتھر کی سپلائی کے ٹینڈر بھکر کینال ڈویژن میں ہوئے ہیں جو کہ under process ہیں۔ ان کی سپلائی ابھی آنی ہے سپلائی آنے کے بعد متعلقہ رجسٹر میں اس کا اندراج کر دیا جائے گا لہٰذا گزارش ہے کہ بھکر کینال ڈویژن میں کوئی بے ضابطگی نہ ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 671/15 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کی ہے۔

صوبہ میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے لئے
مختص کروڑوں روپے کی رقم کرپشن کی نذر

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 9۔جولائی 2015 کی خبر کے مطابق محکمہ آبپاشی پنجاب نے صوبہ میں

چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے لئے کروڑوں روپے کے فنڈز مختص کر رکھے ہیں۔اس سلسلہ میں محکمہ نے فتح جنگ میں بھی چھوٹا چیرہ ڈیم بنانے کا منصوبہ بنایا۔ محکمہ کے ایگزیکٹو انجینئر ڈویلپمنٹ ون نے چیرہ ڈیم کے لئے زمین کی خریداری، consultancy اور تشہیر کے لئے بھاری رقم خرچ کر دی۔تاہم اس ضمن میں ایگزیکٹو انجینئر اور پراجیکٹ ڈائریکٹر سمال ڈیم واضح ہوتا ہے کہ پراجیکٹ ڈائریکٹر نے منصوبے کی مخالفت کی اور کہا کہ منصوبہ تکنیکی اور معاشی اعتبار سے ناقابل تعمیر ہے لیکن ایگزیکٹو انجینئر نے مبینہ طور پر مالی فائدے کی خاطر 65 کروڑ 19 لاکھ روپے سے زائد کی رقم خرچ کر ڈالی۔ بعدازاں منصوبے کو تکنیکی بنیادوں پر بند کر دیا گیا ہے۔ عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ جو افراد اس کرپشن میں ملوث ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اصل میں دو موضوعات ہیں ایک اسلام آباد کی حدود میں موضع چراہ ہے اور ایک تحصیل فتح جنگ میں موضع چیرہ ہے لیکن فتح جنگ میں کوئی چراہ ڈیم موجود ہے، نہ کوئی post Executive Engineer Development-1 Small Dam Organization, Islamabad ہے۔ چراہ ڈیم کا منصوبہ اسلام آباد کے گاؤں چراہ کے قریب ہے یہ ڈیم Capital Development Authority, Islamabad اور پنجاب گورنمنٹ کے باہمی اشتراک اور تخمینہ لاگت برابر حصہ داری بنیاد پر ہے اس ڈیم کا PC-1 مارچ 2009 میں مبلغ 5370.220 ملین روپے کا منظور ہوا جس میں 1200 ملین land accusation کی مد میں رکھے گئے تھے تاہم جون 2009 میں ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹی نے چراہ ڈیم میں زمین کا تخمینہ مبلغ 3219.977 ملین روپے لگایا۔ اب تک پنجاب گورنمنٹ نے مبلغ 166.30 ملین روپے اور CDA نے 729.761 ملین روپے Land Accusation Collector, Islamabad Capital Territory کو جمع کرا دیئے ہیں۔اس پراجیکٹ کے consultant نے چراہ ڈیم کا ڈائزین دوبارہ review کیا ہے اس ڈائزین کو مدنظر رکھتے ہوئے اور زمین کی منظور شدہ قیمت کے مطابق PC-1 revised مرتب کیا ہے جس کی مالیت 18153.779 ملین روپے ہے۔ Ms Nespak Consultant اس کا PC-1 revised تیار کر رہی ہے۔ Review کے بعد متعلقہ فورم پر منظوری کے لئے جمع کرا دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں مزید عرض یہ ہے کہ Project

Director Islamabad Organization نے کبھی بھی کسی بھی فورم پر اس منصوبہ کی مخالفت کی، کوئی کرپشن ہوئی ہے اور نہ ہی کسی کرپشن کی نشاندہی ہوئی ہے بلکہ اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سر توڑ محنت کی جارہی ہے کیونکہ یہ ایک فلاحی منصوبہ ہے جس کی تکمیل سے راولپنڈی اور اسلام آباد میں پینے کے پانی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر۔۔۔۔۔۔۔چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 679/15 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔جی، آپ اسے پیش کریں۔

فیصل آباد میں تعلیمی مقاصد کے لئے مختص پلاٹوں کی نیلامی کے لئے این او سی جاری نہ کرنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 10۔جولائی 2015 کی خبر کے مطابق حکومت کا تعلیمی مقاصد کے لئے اراضی کا این او سی دینے سے گریز۔ نیلامی نہ ہونے سے ایف ڈی اے ایک ارب 93 کروڑ روپے کی آمدن سے محروم۔ تفصیلات کے مطابق حکومت پنجاب کی ہدایات اور محکمہ ہاؤسنگ کے قواعد کے مطابق ہر شہر اور علاقہ میں بننے والی ہاؤسنگ کالونیوں میں تعلیمی اداروں کے قیام کے لئے پلاٹ مختص کئے جاتے ہیں۔ تعلیمی اداروں کے لئے مختص پلاٹس پر یا تو محکمہ تعلیم سکولز بناتا ہے، بصورت دیگر یہ پلاٹ بذریعہ نیلام عام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ فیصل آباد میں ایف ڈی اے کے تحت قائم کالونیوں میں جو پلاٹ تعلیمی اداروں کے قیام کے لئے مختص کئے گئے تھے ایک طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود محکمہ تعلیم نے یہاں پر سکول قائم کئے ہیں اور (اب جبکہ پنجاب حکومت کی پالیسی کے مطابق محکمہ تعلیم کے تحت نئے سکولوں کا اجراء بند کر دیا گیا ہے) نہ ہی ایف ڈی اے کو تعلیمی اداروں کے لئے مختص پلاٹ تعلیمی اداروں کے قیام کے لئے نیلام کرنے کے لئے این او سی جاری کئے جارہے ہیں جس سے صرف فیصل آباد شہر میں محکمہ ان پلاٹوں کے نیلام عام سے ہونے والی ایک ارب ترانوے کروڑ روپے کی آمدن سے محروم ہے اور دوسری طرف ان آبادیوں کے

مکین purpose built بلڈنگ کی بجائے رہائشی کوٹھیوں اور مکانات میں قائم چھوٹے چھوٹے سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ صرف ایک شہر کی صورتحال ہے اگر اس کی روشنی میں سارے پنجاب کا جائزہ لیا جائے تو حکومت پنجاب کے اس تساہل سے نہ صرف محکمہ ہاؤسنگ اربوں کھربوں روپے کی آمدن سے محروم ہے بلکہ شہری بھی اچھے تعلیمی اداروں کی سہولت سے محروم ہیں۔ اس صورتحال سے عوام الناس میں شدید اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔ ہم جواب منگوا لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میری ایک بہت اہم تحریک التوائے کار ہے۔ براہ مہربانی اسے out of turn لے لیں۔

(اذان ظہر)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ out of turn اپنی تحریک التوائے کار پڑھ لیں۔

موضع رکھ بھٹی میتلہ میں محکمہ جنگلات کی ملکیت 24630 کنال 5 مرلے اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موضع رکھ بھٹی میتلہ میں پنجاب حکومت کی ملکیت 24630 کنال 5 مرلے زمین جو کہ محکمہ جنگلات کی ملکیتی ہے اس پر وہاں کے مقامی بااثر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں تمام سرکاری زمینیں ناجائز قابضین سے واگزار کروائی گئی ہیں لیکن یہاں پر ناجائز قابضین کو ہٹانے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ میری استدعا ہے کہ یہ سرکاری

زمین ناجائز قابضین سے واگزار کروائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔ ہم جواب منگوالیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے کل بھی آپ سے استدعا کی تھی کہ میں نے توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرایا تھا اور میری تین تحاریک التوائے کار بھی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ یہ سب بہت اہمیت کے حامل معاملات ہیں۔ آپ اجازت دیں کہ میں ان کو بیان کر سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب انعام اللہ خان نیازی! آپ کی تینوں تحاریک التوائے کار ایک ہی بات پر آ کر رکتی ہیں اور شاید وہاں کوئی ڈی پی او ہے۔ میں نے ایک allow کر دی ہے۔ آپ اسے پڑھ دیں اور اس میں ساری بات جو آپ نے کرنی ہے اسی میں کر دیں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! ان میں سے ایک بھکر کی اور دو میانوالی کی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے دیکھی نہیں لیکن مجھے یہی بتایا گیا تھا۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! یہ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اس کے علاوہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں دوبارہ منگوا کر انہیں دیکھ لیتا ہوں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! پھر اسے کب لیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کل صبح پڑھ لیجئے گا۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک التوائے کار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! آپ کل صبح پڑھ لیجئے گا۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت 12-2011 اور پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت 13-2012 پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہوگا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی سال 12-2011 کی سالانہ رپورٹ پر عام بحث کے لئے تحریک پیش کرتا ہوں اور ممبران سے کہتا ہوں کہ وہ اس پر بحث کریں تاکہ اس پر جو بھی سوالات اور معاملات ہوں میں اس کا جواب دے سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر کسی نے ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کے حوالے سے بحث میں حصہ لینا ہے تو وہ ممبران اپنے نام مجھے بھجوادیں اور پبلک سروس کمیشن کے حوالے سے بھی اگر کوئی بحث میں حصہ لینا چاہتا ہے تو وہ اپنا نام مجھے بھجوادے۔ جی، منڈا صاحب! آپ نے پبلک سروس کمیشن کے حوالے سے بحث کا آغاز کرنا ہے؟

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سال 13-2012 کی
سالانہ رپورٹوں پر عام بحث

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! 13-2012 کی پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹس اسمبلی کے floor پر lay ہو چکی ہیں۔ میں آپ کی اجازت سے اس پر بحث کے لئے اس ایوان کو دعوت دیتا ہوں کہ تمام معزز ممبران نے رپورٹ پڑھ لی ہوگی وہ اس پر اپنی تجاویز اس کی مزید بہتری کے لئے اس floor کے ذریعے گورنمنٹ کو اگر دینا چاہتے ہیں تو وہ دیں۔ میں House open کرنے کی آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کا جو ادارہ ہے اس کا شمار پنجاب کے ان اداروں میں ہوتا ہے جس پر پبلک کا بہت زیادہ اعتماد ہے۔ اس ادارے کی performance پنجاب کی عوام اور صوبہ پنجاب

کے لئے اس کی خدمات قابل تعریف ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس کی کارکردگی 100 فیصد ٹھیک ہے لیکن پنجاب پبلک سروس کمیشن کاادارہ اپنی کارکردگی کے لحاظ سے بہت اچھیreputeرکھتا ہے۔بہتری کی گنجائش ہر جگہ پر موجود ہوتی ہے۔ اگر ہمارے معزز ممبران اس کی performance کو بہتر اور expedite کرنے کے لئے اس کے معیار کو مزید بلند کرنے کے لئے اگر کوئی تجاویز رکھتے ہیں تو وہ پیش کریں ہم ان پر غور کریں گے۔آپ جواچھی تجاویز اس صوبہ کی عوام، پبلک ویلفیئر کے لئے اور میرٹ کوensure کرنے کے لئے لے کرآئیں گے ہم ان پر عمل کریں گے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن ایک قانونی اور آئینی ادارہ ہے جس پر لوگوں کا بہت زیادہ faith اور اعتماد ہے۔ ہمارے پنجاب حکومت کے ڈیپارٹمنٹ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر!جب میں اپنی بات مکمل کرلوں تو معزز ممبران کوتب بات کرنے کی اجازت دی جائے۔پھر یہ کھل کراپنااظہار کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:جناب سپیکر!یہ پہلے یہ بتادیں کہ what they have done?

جناب محمد صدیق خان:جناب سپیکر!انہوں نے ہمیں رپورٹ ہی نہیں دی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!آپ اِن کو حکم دیں کہ یہ تشریف رکھیں۔میں بتادیتاہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ محترمہ!آپ ان کی بات توسن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!آپ نے مجھے بات کرنے کاحکم دیاہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد صدیق خان:جناب سپیکر!میں کورمpoint outکرتاہوں کیونکہ ہمارے پاسreports ہی نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:کیاآپ نے کورمpoint outکردیاہے؟

جناب محمد صدیق خان: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 4۔ ستمبر 2015 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔